حسام الحرمین اردو معہ تمہید ایمان

مؤلفہ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی

مکتبہ نبویہ ○ لاہور

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے

اعلیحضرت فاضل بریلویؒ کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علیٰ منحر الکفر والمین

تالیف: اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

ترجمہ

مبین احکام و تصدیقات اعلام

حضرت مولانا حسنین رضا بریلویؒ

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— حُسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
ترتیب ——— اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ ——— مبین احکام و تصدیقات اعلام ۱۳۲۵ھ
تالیف ——— حضرت حسنین رضا بریلویؒ
موضوع ——— تقاریظ علماء حرمین الشریفین
طباعت ——— فوٹو آفسٹ
طابع ——— ندرت پرنٹنگ پریس۔ لاہور
سالِ طباعت — دسمبر ۱۹۸۹ء / جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ
ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
قیمت ——— ۲۷ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیرایۂ آغاز

رشحاتِ قلم حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

عوام الناس کو یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ اہلِ سنّت وجماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سرگریباں ہیں، ہر دو مکتبِ فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن وحدیث سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں، ہم کدھر جائیں؟ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؟ کچھ بزعم خویش مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں، ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی، عثمانی ہیں نہ تھانوی، ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اس طرح وہ صلح کلیت کا پرچار کرکے یہ تأثر دیتے ہیں کہ اختلافات کا نام لینے والے مجرم ہیں اور صحیح مسلمان وُہ ہیں جو ان اختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر اختلاف ذاتی وجوہ کی بنا پر ہو یا اس کا تعلق کیفیتِ عمل کے ساتھ ہو تو اس میں الجھنا ہی بہتر ہے مثلاً حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مناسب ہو، کیونکہ یہ فروعی اختلافات ہیں، لیکن اگر بنیادی عقائد میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں، یہ اختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اصولی ہوگا، ایسی صورت میں لازمی طور پر یک درگیر و محکم گیر ایک جانب کی حمایت اور دُوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی، اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (الآیہ) کا یہی مفاد ہے، اس آیت میں صرف راہِ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحق غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، امام ۱۰
احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوتِ حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہُوئے کلمۂ حق کہا اور کوڑے تک کھائے، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو طوق و سلاسل کی دھمکیاں حرف اختلاف اور نعرۂ حق

سے باز نہ رکھ سکیں، تحریکِ ختمِ نبوت میں غیور مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کی کال کوٹھریوں اور تختۂ دار کو اپنے لیے تیار پایا لیکن وُہ کسی طرح بھی قصرِ نبوت میں نقب لگانے والوں کو برداشت نہ کرسکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہُوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے، کیا ان تمام اقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جا سکتا ہے! کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔ یقیناً کوئی مسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہل سنّت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے، یہ دُوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کے لیے ایصالِ ثواب، عرس، گیارھویں شریف، نذر ونیاز، میلاد شریف، استمداد، علم غیب، حاضر وناظر اور نور و بشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وُہ عبارات ہیں جن میں بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں کُھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھی اور مسلمانانِ عالم کو کافر و مشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہُوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النبیین وغیرہ اوصاف سے متصف ہو سکتا ہے، علمائے اہل سنّت اور خاص طور پر خاتم الحکماء علامہ محمد فضل حق خیر آبادی نے اِس نظریے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا، بات یہیں ختم نہیں ہوگئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

> "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جاتے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"[۱]

---

[۱] محمد قاسم نانوتوی: تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) ص ۲۴
نوٹ: تحذیر الناس ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں تالیف کی گئی۔

غور فرمائیے! کہ کیا یہ امتِ مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا) کا صاف انکار نہیں ہے؟ واضح طور پر خاتم النبیین کا ایسا معنیٰ تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار ہو گیا، مرزائے قادیانی کی تردید و تکفیر کے ساتھ ساتھ اس عبارت کی تائید و حمایت وہی شخص کر سکتا ہے جو دوپہر کے وقت ظہورِ آفتاب کے انکار کی جرأت کر سکتا ہو، آج جب مرزائی اس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں تو تحذیر الناس کے حمایتی اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے ہیں، تحذیر الناس کے حامی بڑے دھڑلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھیے فلاں فلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدۂ ختمِ نبوت اُمتِ مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے وُہ ختمِ نبوت (زمانی) کے کیسے منکر ہو سکتے ہیں؟ لیکن وُہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے، کیا دعویٰ نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تصریحات موجود نہیں ہیں جن سے عقیدۂ ختمِ نبوت کی حمایت کا پتہ چلتا ہے؟ اس عنوان پر غزالی زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف "التبشیر برد التحذیر" کا مطالعہ سُود مند رہے گا۔

۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہین قاطعہ" مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہُوئی جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے اس میں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ:

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالَم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہُوئی، فخرِ عالَم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔" (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

حیرت ہے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف، شیطان کے علم سے گھٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اور پھر بڑی معصومیت سے پُوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کیا جُرم کیا ہے؟ پھر یہ بات بھی دعوتِ فکر دیتی ہے کہ جو علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک ہے، اس کا شیطان کے لیے اثبات بھی شرک ہوگا، شیطان کے لیے یہ علم قرآن پاک

سے کس طرح ثابت ہوگیا، کیا قرآن حکیم بھی شرک کی تعلیم دیتا ہے؛ شوال ۱۳۰۶ھ میں مولانا غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہاولپور میں براہین قاطعہ کے ایسے ہی مقامات پر مناظرہ کرکے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو لاجواب کر دیا تھا۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ "حفظ الایمان" منظر عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ:

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۸)

ان عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی مسلمان بے تعلق نہیں رہ سکتا، کیونکہ یہ ما و شما کا معاملہ نہیں ہے یہ اس ذات کریم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جن کی بارگاہ میں جنید و بایزید ہی نفس گم کردہ حاضری نہیں دیتے بلکہ ملائکہ بھی باادب حاضر ہوتے ہیں، یہ وہ دربار ہے جہاں اونچی آواز میں گفتگو کرنے سے تمام زندگی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، جہاں غلط معنی کے موہم الفاظ استعمال کرنا بھی ناجائز ہے کسی شاعر نے کیا صحیح کہا ہے: ؎

جو سرورِ عالم کے تقدس کو گھٹائے
وہ اور سبھی کچھ ہے مسلمان نہیں ہے

مولوی حسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا گنگوہی ...... فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیرِ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیتِ حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔"[1]

عبارات مذکورہ کے الفاظ موہم تحقیر نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخانہ ہیں ان کا قائل کیوں کافر نہ ہوگا؟ یہی وجہ تھی کہ علماءِ اہل سنت تحریر و تقریر میں ان عبارات کی قباحت برملا بیان کرتے رہے اور علماءِ دیوبند

---

[1] حسین احمد ٹانڈوی: الشہاب الثاقب، ص ۵

سے مطالبہ کرتے رہے کہ یا تو ان عبارات کا صحیح محمل بیان کیجیے یا پھر توبہ کر کے ان عبارات کو قلمزد کر دیجیے، اِس سلسلے میں رسائل لکھے گئے، خطوط بھیجے گئے، آخر جب علماءِ دیو بند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد براہینِ قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں المستند المعتمد کے حاشیہ المعتمد المستند میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں ان کی عبارات کی بناء پر فتوائے کفر صادر کیا۔

یہ فتویٰ علمائے دیو بند سے کسی ذاتی مخاصمت کی بناء پر نہیں تھا بلکہ ناموسِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حفاظت کی خاطر ایک فریضہ ادا کیا گیا تھا، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، ناظم تعلیمات شعبۂ تبلیغ دار العلوم دیو بند، اس فتوے کے بارے میں رقمطراز ہیں:

> "اگر (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کے نزدیک، بعض علماء دیو بند، واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انھوں نے انھیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماءِ دیو بند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔"[1]

اس تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناموسِ رسالت کی پاسداری کا کماحقہٗ فریضہ ادا کیا اور علماءِ دیو بند کا اصرار ہے کہ ان کے اکابر کی عزت پر حرف نہیں آنا چاہیے، خواہ وُہ کچھ کہتے اور لکھتے رہیں، اس مقام پر پہنچ کر یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ حق پر کون ہے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بریلوی اور دیو بندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل، مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

> "جن بزرگوں کی تحریروں کے باعث بحث و مناظرہ کی ابتدا ہوئی وُہ تو اب مرحوم ہو چکے اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔"[2]

مودودی صاحب یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے بھی دو، نزاع کھڑا کرنے والے تو اگلے جہان میں پہنچ چکے ہیں، حالانکہ نزاع ان "بزرگوں" کی ذات سے نہیں تھا، وجہِ مخاصمت تو یہ عبارات تھیں جواب بھی بِن وعَن موجود ہیں، جب تک اُن کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا اس

---

[1] مرتضیٰ حسن دربھنگی: اشد العذاب، ص ۱۳
[2] مقالات یوم رضا، حصہ دوم، ص ۶۰

نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المعتمد المستند کا وُہ حصہ جو فتوٰی پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۳ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلاشک و شبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کو حمایتِ دین کے سلسلے میں بھرپور خراج تحسین پیش کیا، علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" (۱۳۲۴ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ "المہند المفند" ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقاید وہی ہیں جو اہل سنت وجماعت کے ہیں، حالانکہ باعثِ نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں، صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ نے "التحقیقات لدفع التلبیسات" لکھ کر ایسی تلبیس عبارتوں کو طشت از بام کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لیے علماءِ دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماءِ حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کیے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اُردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین کا مؤید نہیں ہے، اس پروپیگنڈے کے دفاع کے لیے شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متحدہ پاک و ہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات "الصوارم الہندیہ" کے نام سے شائع کر دیں۔

دیوبندی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اب بھی عام طور پر عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بلاوجہ اکابر دیوبند کی تکفیر کی تھی حالانکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور اسلام کے خادم تھے اور "المہند" ایسی کتابوں کی بڑھ چڑھ کر اشاعت کرتے ہیں ان حالات میں حسام الحرمین کے شائع کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی تاکہ اختلاف کا صحیح پس منظر سامنے آجائے اور کسی کے لیے مغالطہ آمیزی کی گنجائش نہ رہے، مکتبۂ نبویہ نے اپنی روایات کے مطابق حسام الحرمین کو شائع کر کے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ
۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری
لاہور



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتیں ہمارے سردار امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر اللہ تعالیٰ درود و سلام و برکت نازل کرے ہمارے نبی اور سب انبیا پر پھر آپکی آستانہ بوسی کے بعد آپکی جناب میں عرض ہے ایسی عرض جیسے کوئی حاجتمند بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ عظمت والے کریموں، سخاوالے رحیموں سے عرض کرے جنکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلا ورنج دور فرماتا اور اُنکی برکت سے خوشی و سودمندی بخشتا ہے یہ ہے کہ مذہب اہلسنت ہندوستان میں غریب ہے اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب، فتنہ بلند ہے اور ضرر غالب اور کام نہایت دشوار تو سنی اپنے دین پر صبر کرنیوالا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا تو آپ جیسے سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مدد دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی۔ فریاد فریاد اے خدا کے لشکرو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج کے سوارو ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے اور دفع دشمناں کیلئے سامان مہیا کرو اور اس سختی میں ہمارے

کو قوت دو اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے
شہروں کے علماء سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالم
اہلسنت و جماعت سے ملقب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف
کر دیا کتابیں تصنیف کیں اور رسالات تالیف کئے اُسکی تصنیفیں فتوے اندھوں میں جن سے
دین کیلئے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے انہیں سے المعتقد المنتقد کی شرح المعتمد المستند ہے
اُسکی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا ہے جو آج ہندوستان
میں شائع ہو رہی ہیں اُس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اُسی کی عبارت میں آپ حضرات
پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ و تصدیق سے مشرف ہو اور سنت شادماں و مسرور
ہو اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہلسنت سے ہر مشکل دور ہو اور صاف
ذکر فرمائیے کہ وہ سرداران گمراہی جنکا ذکر اس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف
نے کہا ہے تو جو حکم اسمیں اس نے لگایا سزاوار قبول ہے یا اُن لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں
نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے اگرچہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں۔
اور اللہ رب العٰلمین اور اُسکے رسول معزز و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام
چھاپیں اور شائع کریں۔ اسلئے کہ وہ علماء و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو انکی تعظیم شرعاً
واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جنکے دلوں میں
ایمان مستقر نہ ہوا اور اے ہمارے سردار اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ
یہ لوگ جنکا نام مصنف نے لیا اور اُنکا کلام نقل کیا اور ہاں یہ ہیں کچھ اُنکی کتابیں جیسے
قادیانی کی اعجازِ احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ
کہ درحقیقت اِسی گنگوہی کی ہے اور نام کیلئے اسکے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف
نسبت ہے۔ اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ اِن کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کیلئے
خط کھینچ دیئے گئے ہیں، آیا یہ لوگ اپنی اِن باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں۔

اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ اُنہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جنکے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُنکے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو اُنہیں شک کرے یا اُنہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اُنکی تعظیم کرے یا اُنکی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا اضافہ فرماتے رہیں۔ اور درود و سلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر۔

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعوئ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُسکے پیچھے نماز پڑھنا اور اُسکے جنازے کی نماز پڑھنے اور اُسکے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اُس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُسکے پاس بیٹھنے اور اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اُسکا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ و غرر و ملتقی الابحر و درمختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا متون و شروح و فتاویٰ میں تصریح ہے۔ اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی، اور چاہیئے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اُن کا فروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ بنائے ہوئے ہیں

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اُن میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے انکا نام غلامیہ رکھا ہے غلام احمد قادیانی کی طرف
نسبت۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ
کیا اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے پھر اُسے اور اونچی چڑھی
اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ دربارہ شیاطین
فرماتا ہے ایک اُن کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ رہا اُس کا
اپنی وحی کو اللہ سبحنہ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی
کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العٰلمین کی
طرف۔ پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھدیا کہ اللہ وہی ہے
جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر اُتری ہے کہ ہم نے اسے
قادیان میں اُتارا اور حق کے ساتھ اُترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے۔ جن کی بشارت
عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو قرآنمجید میں مذکور ہے۔ میں
بشارت دیتا آیا ہوں اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جنکا نام پاک
احمد ہے اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ
اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے
دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے پھر اپنے نفس لئیم کو بہت
انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیا علیہم
السلام سے کلمۃ خدا و روح خدا و رسول خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیص
شان کیلئے خاص کرکے کہا ؎ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اُس سے بہتر غلام احمد ہے
اور جب اُس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل
بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کردینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے
تھے جیسے مُردوں کو جلانا اور مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے پرند کی صورت بنانا

پھر اُسمیں پھونک مارنا اُسکا حکم خدا عزوجل سے پرند ہو جانا تو اِس کا یہ جواب دیا کہ عیسے یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب پیشینگوئی کرنے کی عادت اُسے پڑی ہوئی ہے اور پیشینگوئیوں میں اُسکا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ پیشینگوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چار سو انبیا کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جسکی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور یوں ہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں سے واقعہ حدیبیہ کو گنا دیا تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُس پر جسنے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اُس پر جسنے کسی نبی کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُسکے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جبکہ اُسنے چاہا کہ مسلمان زبردستی اُسکو ابن مریم بنا لیں اور مسلمان اسپر راضی نہ ہوئے اور عیسے علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل اُنہوں نے پڑھنا شروع کئے تو لڑائی کیلئے اُٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیر خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گواہی سے چنی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں اور تصریح کر دی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُنکی ماں پر طعن کرتے ہیں اُنکا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً انپر رد کر سکتے ہیں اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں جا بجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جنکا نقل کرنا بھی گراں ہے اور تصریح کر دی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں اُسکے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان اُس سے نفرت کر جائینگے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم اُنہیں صرف اسوجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیا میں شمار کر دیا ہے پھر پلٹ گیا اور بولا کہ اُنکی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں اور اُسکے اس قول میں جیسا کہ دیکھتے ہو قرآن مجید کا بھی جھٹلانا ہے کہ اُسنے ایسی بات فرمائی جسکے بطلان پر دلائل قائم ہیں اُنکے سوا اُسکے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُسکے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور خواتمیہ (یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے والے) اور ہم سابق میں اُنکے احوال واقوال اور یہ کہ وہ تھے اور نہ رہے بیان کرچکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جسکی تحذیر الناس ہے اور اُس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپکے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہے۔ مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاوٰی تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اسلئے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم اُمت محمدیہ کا لقب دیا یا کی ہے اُسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے با آنکہ اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں آپسمیں مختلف رایوں میں پھوٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اُن کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہوچکی۔ تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو پہلے تو اُس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا۔ کہ اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے اور میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغہ رجسٹری اُسکی طرف اور اُس پر بھیجی۔ اور بذریعہ ڈاک

اُسکے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائیگا لکھا گیا چھاپا جائیگا چھپے کو بھیجا۔ اور اللہ عزوجل اسلئے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ کھڑے ہوسکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جسکی ہیئے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں۔ تو اب جواب کی اُمید کہاں اور کیا خاک کے نیچے سے مُردہ جھگڑنے آئیگا پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں رجو اُس کا مُہری دستخطی ہیں نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رَد کے چھپا، صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحنٰہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق گمراہی در کنار فاسق بھی نہ کہو اسلئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کا یہ ہے کہ اُس نے تاویل میں خطا کی تولا الہ الا اللہ اللہ عزوجل کے امکانِ کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھو کیونکر وقوعِ کذب ماننے کی طرف کھینچ لیگیا۔ یوہیں سنت الٰہیہ جل وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا۔ اور اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم جو تھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ہے اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنیوالے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اُس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ اُن کے پیر ابلیس کا علم نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُسکے بد الفاظ میں صفحہ ۵۱ پر یوں ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا

اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔
فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم پر
ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہے۔ کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور
ایمان و معرفت میں ید طولےٰ رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے
کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ اپنے پیر ابلیس
کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزّ وجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے
تھے! اور اللہ عزّ وجل کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جنکے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انہوں نے
ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے جان لیا! اور مشرق و مغرب میں جو
کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت
احادیث میں تصریح فرمائی اُنکے حق میں یوں کہتا ہے۔ کہ اُنکی وسعتِ علم میں کونسی نص ہے کیا یہ
علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک نسیم الریاض میں فرمایا
(جیسا کہ اسکا نص اصل کتاب میں گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم
سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی۔
تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُسکا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے اصلا فرق نہیں اس میں سے ہم کسی
صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے زمانہ سے اب تک برابر اجماع
چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اُسکے مُہر کر دینے کا اثر دیکھو کیونکر اندھا بہرا ہو جاتا ہے اور حق چھوڑ
کر جھوٹ پسند کرتا ہے ابلیس کیلئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے یہ شرک ہے حالانکہ شرک تو اسی کا نام ہے کہ اللہ عزوجل کیلئے کوئی شریک
ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کیلئے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لئے ثابت
کیجائے یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو ابلیس لعین کو اللہ عزوجل کیساتھ شریک
ہونا کیسا ایمان رکھتا ہے شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منتفی ہے۔ پھر

غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ اُسکی آنکھوں پر۔ دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جبتک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں ملنگا پاس ذلت دینے والے کفر سے چند سطر پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑ دی جسکی دین میں بالکل اصل نہیں اور اُن کی طرف اُسکی جھوٹی نسبت کہا ہے جنہوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رَد کیا۔ کہ کہتا ہے شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں حالانکہ شیخ نے مدارج النبوة میں یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے۔ کہ بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ سے دلیل لایا اور اَنْتُمْ سُکٰرٰی کو چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر نے فرمایا اس کی کچھ اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا اسکی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اُسکے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیب الٰہی عزجلالہ اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال اپنے سر لیا اُسکے بعض شاگردوں اور مریدوں کے سامنے پیش کئے۔ تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں۔ تو میں نے اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا۔ تو مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں۔ یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی ہے۔ میں نے کہا اُس نے اُس پر تقریظ لکھی۔ اور اُسے کتاب مستطاب اور تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اُسے قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعت علم اور فسحت ذکاء فہم وحسن تقریر وبہائے تحریر پر دلیل واضح ہے۔ تو اُس کا مرید بولا کہ شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔

کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا یہ نے کہا یوں نہیں بلکہ اُنہوں نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اول سے آخر تک دیکھی بھالا۔ شاید اُنہوں نے غور سے نہ دیکھی ہو گی میں نے کہا ہشت۔ بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے بغور دیکھا! ور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے اس احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہیٰ۔ تو دنگ ہو کر رہ گیا۔ ناحق جھگڑنے والا اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے، جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں اُسنے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اُسکی ملعون عبارت یہ ہے آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اُسکی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور چنین و چناں میں اور کیونکر اتنی سی بات اُسکی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ زید اور عمرو اور اس شخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جنکا اس نے نام لیا۔ انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہو گی بھی تو محض بطور ظن حاصل ہو گی۔ امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃ خاص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملتا ہے۔ اور غیر انبیاء کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ کسی اور کے کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کردے۔ ہاں اللہ تعالیٰ

اسکے لئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اُسی نے فرمایا عزت والا وہ فرمانے والا اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قرآنِ عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانوروں میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دِل پر پھر خیال کرو اُس نے کیونکر مطلق علم و علم مطلق میں حصر کر دیا۔ اور ایک دو حرف جاننے اور اُن علموں میں جنکے لئے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اُس کے نزدیک فضیلت اسی میں منحصر ہو گئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اُس کمال سے جسمیں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی۔ مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اُسکی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کے لئے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا اُنہیں علم غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ پھر میں کہتا ہوں ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے اور وہ اُنکے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔ حاشا خدا کی قسم اُنکی شان وہی گھٹائیگا جو اُنکے رب تبارک و تعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی۔ اس لئے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجل میں جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلیف کے جاری ہے۔ جیسے کوئی بیدین جو اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کی قدرتِ عامہ کا منکر ہو۔ اس منکر سے کہ علم محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان صحیح ہو۔ تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر اگر بعض پر قدرت ہونا مراد ہے۔ تو اس میں اللہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت

تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے، اور اگر کل اشیاء بہ قصد مراد
ہے اس طرح کہ اسکی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے کہ اشیاء
میں خود ذات باری بھی ہے، اور اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحت قدرت ہو جائیگا تو ممکن ہو
جائیگا تو واجب نہ رہیگا تو الٰہ نہ رہیگا تو بد دینی کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے لیجاتی ہے اور اللہ
کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے غلام کلام یہ ہے کہ یہ طائفے جن کے سبب کافر مرتد ہیں باجماع اُمت اسلام سے
خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہا معتمد کتابوں
میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفاء شریف
میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد
کیا یا اُنکے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بددینوں کی بات کی تحسین
کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُسکی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائیگا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں
گنائی ہیں جنکے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات
کو اچھا بتلائے یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے ہاں ہاں احتیاط احتیاط اُمتی اور پانی کے بتلے کہ تمام چیزیں
جو پسند کی جائیں دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی توقیر کی جائیگی اور بیشک گمراہی
سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور بیشک
جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے اُن سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُسکے پیرو ان لوگوں کے پیرو دں سے
بھی بہت زیادہ ہونگے اور بیشک اُس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہونگے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف
بھاگو کہ اُن پاٹیلوں تک پہنچ گیا اور بدی سے پھرنا نیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے میں نے
واسطے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو مجھ سے بڑھکر مہم
ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانیوالا اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تعظیم ہمارے سردار

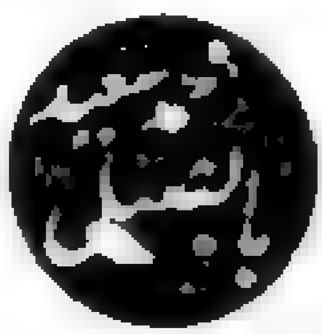
محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی تمام آل پہ اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا ہے یہاں تک معتمد استند کا کلام ختم ہوا۔ یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے ہمیں جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لئے بادشاہ کثیر العطا کی طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام بنائے حق اور اُن کے آل و اصحاب پر روزِ جزا و شمار تک ۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا اللہ اُس کا شرف و اعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

تقریظ دریائی زخار عالم کبیر جلیل المقدار علامہ بلند ہمت مرجع مستفیدین سردار کریم برکت خلق صاحبِ فضل و تقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ صاحبِ دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے اُستاد حرم محترم شافعیہ کے مفتی سیدنا و مولٰنا محمد سعید بابصیل اللہ اُن پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعتِ محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا، اور انکی ہمت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا، اور اُنکی حمایت دین سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملتِ پاکیزہ کی چاردیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا اور اُنکی روشن دلیلوں سے گمراہ کر بیدینوں کی گمراہی کو باطل کر دیا۔ بعد حمد و صلٰوۃ میں نے وہ تحریر دیکھی

جسے اُس علامۂ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد و جدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور عزیز معزز حضرت احمد رضا خاں نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ معتمد المستند میں جس میں بد مذہبی و بیدینی کے خبیث سرداروں کا رَد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اس میں اُن چند فاجروں کے نام بیان کئے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اُسے اُس کے بیان پر اور اس پر کہ اپنے انکی خیانتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کردیا عمدہ جزاء عطا فرمائے۔ اور اُس کی کوشش قبول کرے اور اہل کمال کے دلوں میں اُسکی عظیم وقعت پیدا کرے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکہ معظمہ میں شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُسکے ماں باپ اور اُستاذوں اور دوستوں اور صالحین اور سب مسلمانوں کو بخشے۔



تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانۂ کبرائے ربانی قربتوں اور تعریفوں والے عمائد و اکابر کے فخر صاحب زہد و ورع حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی و فساد کے روکنے والے فیض و ہدایت کے بخشنے والے مولانا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہ عزوجل قیامت تک اُن کا نگہبان ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

سب خوبیاں اُس خدا کو کہ اُس نے جسے چاہا فیض و ہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی

نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُسکے دِل میں آئے اور جو خطرہ گذرے سب حق و بتی مطا
تحقیق ہے میں اُسکی حمد کرتا ہوں کہ اُسنے ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے اُمت کو
انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور اُنہیں دلیل و حجت قائم کرنیکے ساتھ باریک احکام نکالنے کا
ملکہ بخشا اور میں اُسکا شکر بجا لاتا ہوں کہ علما میں جنہوں نے تائید حق کے لئے قیام کیا اللہ نے
اُنکے نشان بلند فرمائے اور اُنکے مخالف کو پست کیا کہ اُنہوں نے مشرق و مغرب میں شہرے
پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُسکا کوئی ساجھی نہیں
ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے نمازکی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و آقا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول
ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کیلئے نور و ہدایت و رحمت کرکے بھیجا اور اُنہیں روشن
بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دین خالص اُمت پر کشادہ ہو جائے اللہ تعالیٰ اُن پر درود
وسلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمع تاباں ہیں اور اُنکے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور
موتیوں کی لڑیاں ہیں حمد و صلاۃ کے بعد بیشک وہ علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے
مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے احمد رضا خاں جو اسم بامسمےٰ ہے اور اُس کلام کا
موتی اُسکے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے
چُنا ہوا اور معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت
کھولنے والا جو اُسکے فضل پر آگاہ ہو اُسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑ گئے

وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا	زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان	خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان

خصوصاً اُن دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اُس نے اس رسالہ سزاوار
قبول و تعظیم و اجلال مسمّے بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی۔
اسلئے کہ جو ان اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک

کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملتِ اسلام و مذہب سنت و جماعت کی تائید کرنیوالے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ مصنف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمہ ہدایت و دین کے پیرو ہیں جزائے خیر دے اور اُس کی ذات اور اُسکی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اُس پر رہے قرآن عظیم ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اُسکی حفاظت کرے صدقہ اُنکی وجاہت کا جنکی عزت عظیم ہے جو انبیاء و مرسلین کے ختم کرنیوالے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر درود بھیجے اسے لکھا محتاج اللہ گرفتار گناہ احمد ابو الخیر بن عبد اللہ میر داد نے کہ مسجد الحرام میں علم کا خادم و خطیب و امام ہے۔



تقریظ پیشوائے علمائے محققین والا ہمت و کبرائے مدققین عظیم المعرفۃ ماہر سردار بزرگ صاحب نور عظیم ابر بارندہ ماہ درخشندہ ناصر سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دوڑے جاتے ہیں، صاحبِ عزت و افضال مولانا علامہ شیخ صالح کمال جلال والا عزت و جمال کے تاج اُن کے سر پر رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے آسمانِ علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے

ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اُسکے احسان و انعام پر اُس کی حمد کرتا ہوں اور اُسکے خاص اور عام فضل پر اُسکا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُسکا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی و بدکاری والوں کے شبہات کو اُسکے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت واضح کردی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما اُن پر اور انکی ستھری پاکیزہ آل پر اور اُنکے فوز و فلاح والے صحابہ اور انکے نیک پیروؤں پر قیامت تک بالخصوص اُس عالم علامہ پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولٰنا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اُسکی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بُری اور ناگوار بات سے اُسے بچائے حمد و صلوٰۃ کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتیں ہمیشہ۔ بیشک آپنے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں دادِ تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کرلیا تو اللہ تعالیٰ آپکو مسلمانوں کے لئے مضبوط قلعہ بناکر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپکو بڑا اجر اور بلند مقام دے۔ اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جنکا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے اُنکے بارے میں جو کچھ کہا منظور اور قبول ہے تو انکا جو حال تم نے بیان کیا اُس پر اُنکا فساد دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اُن سے ڈرائے اور اُنسے نفرت دلائے اور اُنکے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں انکی تحقیر واجب ہے اور انکی پردہ دری امور صواب سے ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جس نے کہا ہے

دین میں داخل ہے ہر کتاب کی پردہ دری	دین حق کی خالفا ہیں ہر طرف یا تاگری
سلسلے بدینوں کی جولانیں عیب باتیں بُری	گر نہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زباں کار ہیں۔ وہی گمراہ ہیں وہی ستمگار بیں وہی

کفار ہیں الٰہی اُن پر اپنا سخت عذاب اُتار اور اُنہیں اور جو اُنکی باتوں کی تصدیق کرے۔ سب کو ایسا کردے کہ کچھ بھلے ہوئے ہوں کچھ مردود اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اسکے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُنکے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ آپ نے اپنی زبان سے کہا اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے اللہ اُسے اور اُسکے والدین و اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اُسکے دُشمنوں اور حاسدوں اور بُرا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

محمد صالح کمال

تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوار فہم مشرق آفتاب علوم صاحب فضائل و افضال مولٰنا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جلال کے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اس دین صحیح کے علمائے باعمل کو عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جنکو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھُپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُنسے سرکشی و کجی و بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اُس زحمت کے دن کے لئے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسکے بندے اور رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزوجل اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب کرام پر درود بھیجے۔ حمد و سلام کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا۔ اور یہ پُورا نفع دینے والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا ہوئی جس میں بدمذہبیوں کو پُر زور اُبلنے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں۔

اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی زمین سے ڈھال کی طرف بہے چلے آ رہے ہیں الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور اُنہیں تمام خلق میں نکتا کر اور اُنہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کر دے کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی یہ دوزخ کے کتے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے جسکو یہ روشن رسالہ لایا۔ وہ وہابیہ اور اُن کے تابعین کی گردن پر تیغ بُرّاں اُستاد معظم اور نامور مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضا خاں بریلوی اللہ اُسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ اور آپ پر سلام ہو



تقریظ دریائے مواج عالم کبیر صاحب فخر بقیۂ اکابر معتمد دور آخر متوکل باصفا صاحب وفا منقطع بخدا حامی سنن ماحی فتن جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق مولٰنا الشیخ محمد عبد الحق مہاجر الہ آبادی قوت ونعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتیں اور اُسکی مغفرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ پسند کیا۔ اُسکو اس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اُسے علم وحکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند وبالا مرتبہ ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں اُنکے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور اُن کے آل واصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سننے والی اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا

اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس بیں منقح ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اُسی سے
آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں کہ اسکی خوبی اور اسکا
فیض ظاہر ہے۔ اسکے مولف علامہ عالم جلیل دریائے زخار بحر گوہر بار فضل کثیر الاحسان والبر
دریائے بلند ہمت ذہین و دانشمند بحر ناپید اکنار رفیع عزت وسبقت والے صاحب ذکا
ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولی کثیر الفہم حاجی احمد رضا خاں ہے کہ وہ جہاں ہو اللہ
اُسکا ہو اور ہر جگہ اُسکے ساتھ لطف فرمائے اس تفصیل و تحقیق و ربط و ضبط و تدقیق میں
راہِ صواب پائی۔ انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی تو واجب ہے کہ خبر
کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے بڑی جزا بخشے
اور اُسپر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر دلفگر کرے اور ابد الآباد تک اُس کے فضل کو
ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اُکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے
سردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ اُن پر اور اُنکی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر
اللہ کی سب سے ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام لکھا اسے بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب بہنا
کی حرم میں پناہ لئے ہے محمد عبد الحق ابن مولنا حضرت شاہ محمد الہ آبادی۔ اللہ تعالی
اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضل عام کا معاملہ کرے



۹ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام

تقریظ غیظ منافقین و کام موافقین حامیِ سنت واہلِ سُنت
ماحی بدعت و جہل بدعت زینت لیل و نہار نکوئی روزگار خطیب خطبائے
کرم محافظ کتب حرم علامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت
مولنا سید اسماعیل خلیل اللہ تعالی اُنہیں عزت
و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے، قوت و عزت و انتقام و جبروت والا
جو صفات کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے
جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل
ہیں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبداللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو
کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اُسے مخذول
کرنے والے حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جنکا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد
قادیانی اور رشید احمد اور جو اسکے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبہٹی اور اشرف علی وغیرہ اُن کے
کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو اُنکے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح
کسی حال میں اُنہیں کافر کہنے میں توقف کرے۔ اُسکے کفر میں بھی شبہ نہیں کہ اُن میں
کوئی تو دین متین کو پھینکنے والا ہے اور اُن میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے جن پر
تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ تو اسلام میں اُن کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے
جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں۔ کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سنتے ہی کان پھینک
دیتے ہیں۔ اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اُسکا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا
گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی
اُس کا منشاء بدفہمی ہے۔ کہ عبارات علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علم الیقین
حاصل ہوا جس میں اصلا شک نہیں۔ کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دین
محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصل دین کا انکار
کرتے پائے گا۔ اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے
آپ کو عیسیٰ بناتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت
میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے

اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے بڑے بڑے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروانِ سنت ہیں اور انکے سوا اگلے نیک امام اور جو انکے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن کے تارک مخالف ہیں اے کاش میں جانتا کہ گروہ سلف کرام طریقہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں۔ کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا۔ جو فاضل کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لیئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ حضرت مولنا احمد رضا خاں اللہ بڑے احسان والا پروردگار اُسے سلامت رکھے انکی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کیلئے اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اُسکے لیئے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اسکی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اسکے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہوئے

خدا سے کچھ اس کا عجب نہ جان	کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہل دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اُسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے۔ اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے انکا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں اور اللہ ہمکو بس ہے۔ اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہ سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اُسکی پیروی ہمیں روزی کر اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اُس سے دُور رہیں اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے آل و اصحاب پر اُسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار

حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل نے



تقریظ صاحبِ علمِ محکم وفضیلت بلند وکرم واحسان وخلق حسن ونور وزینت مولٰنا علامہ سید مرزوقی ابوحسین اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُنکا نگہبان ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہی کی اندھیریوں کو مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کی حجتِ کامل بنا۔ اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اُسے چلے نہ اُس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو۔ یہ سب اُسکے وجود سے جسکی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کردینے والے معجزے عطا فرمائے۔ اور اُنہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور اُن کے آل واصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے۔ اور دینِ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اُسکے جمانے اور اُسکے راستے آراستہ کرنے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے۔ صورت وسیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیکنامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی وترقی پائیگا۔ اور اُنکے پیرووں پر جو اُنکی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔ اور اُنکے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔ بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار۔ جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی مل جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے۔ اور بلندیوں کے آسمان پر

اُن کے سعد ستارے تمام گاوؤں اور شہروں میں ظاہر کرے اے اللہ ایسا ہی کر حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اُسی کے لئے حمد و شکر ہے کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبردست عالم و دریا عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں ظاہر اور دین کے اصول و فروع اور علم کے علحدہ و مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہلِ بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں اور بیشک میں نے اُن کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا۔ اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا جن کے نور قندیل سے حق روشن ہوا تو اُن کی محبت میرے دل میں جم گئی۔ اور میرے قلب و عقل میں متمکن ہو چکی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال اُن میں دیکھے۔ جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جسکے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ سیر آب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کئے گئے تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علم کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے۔ توفیقِ الٰہی سے مستحبات و سنن و واجبات و فرائض پر محافظت کرنے والا عربیت و حساب کا ماہر۔ منطق کا وہ دریا جس سے اُس کے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اسلئے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولٰنا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور اُس کے قلم کو وہ تیغ برندہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہلِ بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی تو مجھے اُنہیں دیکھ کر اللہ نگہبان ہو۔ شاعر صاحب نظم و نثر کا یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانبِ احمد سے جو آتے تھے یہاں	حال دریافت پہ سُنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے	اُس سے بہتر نہ سُنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و درماندہ دیکھا۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ انکے ثواب مضاعف کرے مجھ پر بڑا احسان کیا۔ کہ یہ تالیفِ جلیل اور تصنیفِ پُر دانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث و کفری بدعتوں کے سبب کافر ہوگئے تو میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کئے صاحب شفاعت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے شفاعت چاہتا ہوا اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کفر و فسق و معصیت سے اُسکی پناہ مانگتا ہوا اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے کہ وہ ایسے مقام پر قائم ہوئے جسکا شکر سب مسلمان کریں یعنی ان باطل والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور اُن کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں حد درجہ کا فاسد و باطل ہے جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح معقول نہ نقلیں اسکی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں نہ انکے لئے کوئی دلیل ہے نہ کوئی شبہ۔ جو اُن کا عذر ہو سکے۔ نہ کوئی تاویل بلکہ وہ تو صرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے۔ جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سبحانہ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کے پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خواہشِ نفس کا پیرو ہوا اور فرمایا ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دیگی اللہ کی راہ سے اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اسکو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا۔ اور فرمایا اُسنے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اسکی کہاوت کتے کیطرح ہے کہ تو اُسپر حملہ کرے تو زبان نکالکر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اُس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اُسکا کام حد سے گزر گیا اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم رکھتا ہے جبتک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے جبتک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسے اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ ہوا فرمایا میں بیزار ہوں اُس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تا آخر حدیث اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اُسکے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی فرمایا جب تم اُن سے ملو تو انہیں خبر کردینا کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں انتہی۔ تو اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے حق کی طرف سے جہاد کیا اور اُسکی تائید کی اور اُسے ظاہر کیا اور باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنیکے لئے اور اللہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دُور ہوا اور صبح و شام اللہ قدرت والے بلندی والے کی پناہ چاہی اُن سیوں کے پھندوں میں پڑنے سے یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے مجھے اُس بلا سے نجات دی جس میں اُنکو مبتلا کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی کہ آدمی کیا مسلمان کیا سُنّی کیا، کہ بیشک ترمذی نے بوساطت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے مجھے اُس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ پہنچیگی ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور اللہ اُس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور ان کفر و ضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان سے توبہ کریں روگردانی کریں اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں اسلئے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر خواہی میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور اُسی کیطرف رجوع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ...... اور اپنے نبی اور اپنے چُنے ہوئے پر درود بھیجے اور اُنکے آل و اصحاب اور ہر بالغ و پیر پر الیٰ الیاہی کرا اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا ہے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم محمد مرزوقی ابوحسین نے اللہ اُسکی بخشش کرے آمین



تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل عالم باعمل سرشکن اہل مکر و کید مولٰنا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ اُنہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود و سلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُنکی آل و اصحاب سب پر اور اللہ تعالیٰ اُنکے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیرووں سے راضی ہو۔ بعد حمد و صلوٰۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جسکی طرف اطراف سے استفادے کے لئے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا، اور میں نے دیکھا کہ جن کجرووں گمراہوں کا اس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلط کرے جو اُنکی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینک دے اور اُنکی جڑ

کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے. بیشک میرا رب
ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے
آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے
کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے



تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ مورد انوار عرش و فلک فاضل صاحب کمالات حیران کن صاحب خشوع و تواضع و پرہیزگاری و پاکیزگی پیشین مفتی مالکیہ مولٰنا شیخ عابد بن حسین اللہ تعالیٰ اُنہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام

سب حمد اُس خدا کو جس نے علماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے اُنکی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹادیں. اور درود و سلام اُن پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں. ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا. اور اُنہیں ایسا نور کیا جو ملتِ اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور اُنکو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سے پاک کیا اسکے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے. تمام علمائے اُمت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے اور اُنکی عزت والی آل اور سیادت والے صحابہ پر بعد حمد و صلاۃ جبکہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دینِ متین کو زندہ کرنیکی اُسے توفیق بخشی جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا. وہ جو سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے. علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دینِ اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالم با عمل صاحب احسان حضرت مولے احمد رضا خاں تو اُس نے اُس

باب میں فرضِ کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا۔ جو اہلِ باب علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب نیک تر وقت اور سب شریف تر طالع اور سب مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھ برکت ملی تو اُس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اُسکے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جنمیں حجتیں قائم کیں۔ اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہلِ فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرف علی وغیرہم کھلے کافر ان گمراہ ہیں۔ تو مصنف نے اس رسالہ سے اُنکی صریح گمراہی کا مُنہ کالا کر دیا۔ تو اُس وقت مجھے اُن کا کلام یاد آیا جنہیں اُنکے مولیٰ نے چُن لیا کہ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہیگی۔ انہیں نقصان نہ دیگا۔ جو اُنکا خلاف کریگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود و سلام بھیجے اور اُنکی آل پر جو اُنکے ساتھ نسبت والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دُور کیں اور اُن اہلِ بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا۔ جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اُسکی سعادت کا ماہِ تمام آسمانِ شریعتِ روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اُسکی تمنا کی انتہا تک اُسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔

اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اسکے لکھنے کا بلادِ حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ نے



تقریظ فاضل ماہر کامل صاحبِ صفا و پاکیزگی و ذہن و ذکا صاحبِ تصانیف و طبع لطیف مولٰنا علی بن حسین مالکی اللہ تعالیٰ اُن کو نور آسمانی سے منور کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام اور اُسکی رحمت اور اُسکی برکتیں اور اُسکی رضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے۔ جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چُنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں۔ اور اُن کو اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا۔ اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص اُن پیاروں نے نقص لگائے وہ باجماع اُمت مرتد ہے الٰہی تو اُن سب انبیا اور اُن کی آل واصحاب پر درود وسلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مصطفےٰ اور اُن کے آل واصحاب اہلِ صدق ووفا پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اُس سامانِ صفا سے جسے استوارکاری لازم ہے۔ آفتابِ معرفت کا نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جسکے افعال حمیدہ اُسکی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنیوالے ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمانِ علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور راہ یابوں کا نگہبان جھوٹوں کی تیغ بُراں سے گمراہ گروں بددینوں کی زبانیں کاٹنے والا ایمان کے ستون روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انہوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی۔ جن میں اُن گمراہوں کے نام بیان کئے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد قادیانی و رشید احمد و اشرف علی و خلیل احمد وغیرہ ہیں۔ جو گمراہی اور کھلے کفر والے ہیں اور یہ کہ اُن میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین کی شان میں کلام کیا! اور اُنہیں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے اِن سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نور طراز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جسکی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں۔ تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کیلئے اُن لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا۔ اُن لوگوں کے اقوال اُن کا کفر واجب کررہے ہیں۔ تو وہ سزاوار عذاب ہیں۔

بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں تو اللہ نے اس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رد کئے اور اس زمانہ میں جس کا فرعام ہو رہا ہے۔ فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا اسلام و مسلین کی طرف سے بہتر وہ جزادے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اور اُسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صالح کرے۔ اور اُسے سعادت و تایید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اُس کی مدد کرے۔ اور ہمیشہ اُسکے اقبال کا ماہ تمام اُس کے آسمانِ کمال میں چمکتا رہے! ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے کہ اُسکو ایسی نعمتیں دیں اور درود و سلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں اور آپکے آل و اصحاب پر جبتک انکے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں کہا اسے اپنی زبان سے لکھا اسے اپنے قلم سے بندۂ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بمکہ مکرمہ نے۔



پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصنف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت	یہ مرا حُسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوں خیر بلاد	میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب	مصطفےٰ کی برکت اُن کی دُعا کی برکت
نیکیاں مکے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں	مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے	جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے اُنہیں کا پرتو	مہر رخشاں میں درخشاں ہے اُنہیں کی نکہت
ہے فلک چادرِ نیلی میں اسی سے روپوش	گریۂ ابر سے ہے عرقِ آبِ خجلت

کام جاں دیں مرے ناز کو خدا کے محبوب
سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
زیورِ حُسن سے آراستہ نازش کرتی
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے خانۂ حق بیتِ معظم ملتزم
سعی والوں کے لئے مجھ میں صفا مروہ ہیں
مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
عمل طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گُنا
ہیں حد نہیں کہ مرے مثل کسی خطے سے
بہتر ہوں ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی
سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
اور یہ فرض کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
مجھ میں جبتک جو رہے اسپہ ہو ہر روز دم
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
ایکسو بیس ہیں خاص اُس کی نظر ائے کرم
اہلِ طوف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
مہبطِ وحی ہوں میں منظرِ ایماں ہوں میں
جزوِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
پاک ذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح

معجزے والے کہ رفعت کہ ہے جن سے رفعت
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
کہ میں ہوں اُمِ قُریٰ سبقت ہی مجھکو سبقت
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حسکی حکمت
بوسہ دینے کے لئے عکسِ یمینِ قدرت
اور مسجد حسنہ جس میں پڑھیں سنت
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیلِ صحت
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت
اک روایت ہے مرے آنچل میں جنت
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لئے کون جہت
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت
ابتدا ز مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
ذکرِ بخشش و رحمت میں ہیں اُن کی بھی بکثرت
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہلِ طاعت
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پہ یہ ہیں اُن پہ قسمت
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت
دُور بلا کیوں کو کورۂ حدّاد صفت
خیر اس میں ہیں ملکے مرے نام و نسبت

مجھ میں ہی اُترا ہے قرآں کا اکثر حصہ — مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ جسکی چھ جہت
جبکہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل — اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت
مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے — بہتر ہیں بقعہ بجزم علمائے اُمت
کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے — مصطفےٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت
مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات — مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص — مجھ میں منبر جو بنے گا لبِ حوضِ رحمت
ہر نجس دُور کردں مجھ میں ہے محرابِ حضور — مجھ میں وہ پاک کوآں غرس ہے جسکی شہرت
کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے — جسکو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت
مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری — میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکانِ ہجرت
مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں — ایک کا ایک ہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ خمسہ ہیں — جن ستاروں سے چمک اُٹھی زمیں کی قسمت
باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گذار — فیصلے کے لئے چاہو حکمِ بانصفت
رب بلاغت کا ۔ معارف کا ہدیٰ کا ہو لئے — صاحبِ علم کہ دُنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع دمشہد میں وہ عزت ولا — جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اُس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین — ذہن سے کشف کئے موقفِ دین و ملت
وہ ہدایت کا عضد فخر وہ محمود فعالؔ — وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت
مشکلات اُس سے کھلے اُسکا بیان البدیع — جسکی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اُس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح — اُس سے اسرارِ بلاغت کی جلا بے ریبت
بولے وہ کون ہے ہم جانتے ہیں میں نے کہا — وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت — وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نوصورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِ کمال — خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت

دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے
طیب طیب طیب خلف اہلِ ہدے
دجج کھولے کہ ہیں معتمد ابنِ عماد
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
یاد پر علم کی ملائے کوئی اُس کا سا سُنا
دائما بدر کمال اُس کا سمائے عزیر
رب افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
آل واصحاب پہ جبتک کہ گلستاں میں ہے
جسکی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
جسکی آیات بلندی ہیں سمائے رفعت
ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے فر فلمات ہے
اسکے خورشید سے لکھتا ہے قمر کی نسبت
صاحب فضل اور اُسکی تو ہے مشہود آیت
ہادئے خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
جسکے سائے میں پنہ گیر ہے ساری خلقت
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جنکو اپنی راہ کا ہادی بنایا اور اُن کی آل پر



تقریظ جوان صالح صاحب تحصیل و ترقی وجمال و زینت مولٰنا جمال بن محمد بن حسین اللہ تعالےٰ اُنہیں ہر نقص سے منزہ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور اُنکو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کیلئے سیدھی راہ کا ہادی کیا اور اُن کے دینِ محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا۔ جو حق سے بدبختوں کی اندھیریوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور درود و سلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔ بعد حمد و صلوٰۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا۔ جو ہند میں اَب

پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ انکے اقوال انکے مرتد ہو جانیکے موجب ہیں جس نے انہیں صریح رسوائی کا مستحق کر دیا۔ اور وہ انہیں اللہ رسوا کرے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرف علی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں۔ جو کھلے کفر و گمراہی والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولی احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزاء عطا فرمائے۔ کہ اس نے فرض کفایہ ادا کیا۔ اور رسالہ المعتمد المستند میں ان کا رد لکھا۔ شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا۔ اور اسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے۔ اور اسکے حسب مراد اسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کرے اللہ ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود بھیجے اسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا۔ بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرۂ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے



تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنون عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع و تواضع نادر روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اسکے لئے جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو ہمیشگی دی۔ اور مشاہیر علما کے نیزہائے قلم سے ملت اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اسکے حامی و مددگار مقرر فرمائے۔ جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اسکے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اسکے حملے کو قوت دیتے ہیں۔ اور اسکی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں۔ اور اسکی راہ کشادہ و روشن کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مددتا زندگی باقی رہیگی۔ اور دشمن پر قہر ہوتا رہیگا یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔ اور درود و سلام ان پر جنھوں نے

دین میں راہِ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں و سرکشوں مفسدوں
کے جڑ کٹنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں اور اُن کے آل و اصحاب پر جو گروہ الٰہی کے لئے
رہنما ستارے ہیں اور گروہ شیطان زیاں کار کو مردود و مطرود کرنے والے ہیں۔
حمد و صلاۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کا مصنف نادرِ روزگار
و خلاصۂ لیل و نہار ہے وہ علامہ جسکے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے
اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری
سند حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اُس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی
تلوار کو قابو دے اور اُسکے سر عزت پر اُسکے نشانوں کو کشادہ کرے تو میں نے اُس
رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا۔ جو اُن دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل
کو نہ اُن کے آگے راہ ہے۔ نہ پیچھے، اور بیدینوں کے شبہے اُنکے سامنے ٹھہرنے کو اُٹھ نہیں سکتے
کہ وہ اُسکے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں
کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن ستاروں سے بُطلان والے شیطانوں پر
تیر اندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُنکے سر نیچے کٹ گئے اور عقلا میں اُن کی رُسوائی
مشہور ہوئی یہانتک کہ اُن لوگوں کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب کی مانند
روشن ہو گیا۔ وہ لوگ وہ ہیں جنپر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کر دیا اور اُنکی آنکھیں اندھی
کر دیں۔ اور اُنکے عقیدوں سے ثابت ہو گیا کہ وہ اس دین صحیح سے بالکل نکل گئے اُن
لوگوں کو دُنیا میں رُسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے مجھے اپنی جان کی قسم یہ وُہ
تصنیف ہے جسپر علما ناز کریں اور عمل کرنیوالوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام و
مسلمین کی طرف سے اُسکے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ اُس نے مسلمانوں کی گردنوں
میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط تالیف کے
استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی ہمیشہ اُس کے دنوں کی

روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اُس کا دروازہ کعبۂ مرادات و مقاصد رہے جبتک مدح کرنیوالے اُسکی مدح کی نغمہ سرائی کریں اور جبتک کوئی اعلان کرنیوالا اُسکے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُنکے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علو کے غلام بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات

اللہ ان ... السعد ... راجی الغفران

تقریظ فاضل ادیب ذی العقل ہوشمند دانائے حساب و کتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولنا شیخ عبدالرحمن دہان ہمیشہ احسان و نکوئی کے ساتھ رہیں ‌+

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کئے جنکو اپنی خدمت کی توفیق بخشی اور بدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے اُن کی تائید کی۔ اور صلاۃ و سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنکی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کردیا۔ اور اُن کے آل و اصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھا دی تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا حمد و صلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں۔ کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے زمانہ کفر صریح کی تیج والے ہیں دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے دُنیا میں اُسکے مستحق ہیں کہ سلطان اسلام انکی گردنیں مارے اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار اللہ اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانا دوزخ کرے۔ الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو اِن سرکش کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی۔ اور اُسے تو نے اس قابل کیا۔ کہ سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بُلاتے ہیں۔ اُس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہیں اُس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے۔

کہ مسلمانوں کی مدد کرنیکا ہم پر حق ہے بالخصوص علمائے کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ
علامۂ زماں یکتائے روزگار جسکے لئے علمائے کرمعظمہ گواہی دے رہے ہیں. کہ وہ سردار ہے
بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار اور میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ
تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اسکی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روش
نصیب کرے کہ اسکی روش سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی
ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اس کی حفاظت کرے! الہٰی ہمارے دل کج نہ کر بعد
اسکے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت
بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے آل واصحاب پر درود وسلام



بھیجے یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد
کرتا ہوا اپنے رب کی مغفرت کے امیدوار عبدالرحمن بن مرحوم احمد دہان نے

تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست حق قدیم پر مستقیم ہیں مکہ معظمہ میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس مولنا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں اُنکی نگہبانی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب و ناسزا بات کے داغ سے تو
ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اسکی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اسکا سا
شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور ہیں درود وسلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین وآسمان والوں سب کے خلاصے
خلاصے اور اُن کے آل واصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کی عمدہ ہیں اور اُن سب پر
جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک حمد وصلاۃ کے بعد میں اس
رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسی تھامے

ہوئے ہے دین و شریعت کے ستونِ روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اُسکے حقوق و احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جسکے وجود پر زمانہ کو ناز ہے۔ مولنا حضرت احمد رضا خاں وہ ہمیشہ راہِ ہدایت چلاتا ہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے۔ اور شریعت کی حمایت کے لئے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ رکھے۔ اور اُسکی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے اُن مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دئے جنہوں نے چاہا تھا۔ کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہیں مانتا۔ مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑتے کو آدہ بیشک اُس رسالہ میں حکمت اور دو ٹوک باتیں امانت سے لکھی گئی۔ اسلئے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے۔ اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا۔ اور اُس کے کان اور دِل پر مہر لگا دی اور اُسکی آنکھ پر پردہ ڈال دیا الیسوں میں سے جو اس رسالہ پر انکار کرے اُس کا کیا اعتبار کہ اُسے کون راہ دکھلائے خدا کے بعد شعر

دُکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج	بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے۔ اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا اُن کے اعمال برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کردئے اور آنکھیں اندھی ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور اِن خرافات سے ہمیں عافیت دے اللہ تعالیٰ اُسکے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اُس کو حُسن و خوبی دیدار الٰہی کی نعمت دے ایسا ہی کرائے سارے جہان کے مالک اُسے اپنی زبان سے کہا۔ اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دِل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوق خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اُسے آرزوں کو پہنچائے

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولنا شیخ احمد مکی امدادی ہمیشہ بدیدِ الٰہی محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اُسی کے لئے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کئے اور اُسکے نشان قائم فرمائے کمینوں کی عمارت ہلا دی اور اُن کے پانسے اوندھے کئے اور ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازہ نبوت کا بند کرنیوالا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایک اکیلا اُسکا کوئی ساجھی نہیں خدا یگانہ صمد پاک ہے سب عیبوں اور اُن بری باتوں سے جو کجی در شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند و بالا ہے۔ اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی سے بہتر ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہو گزرا، اور جو کچھ ہونیوالا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور اُن کی شفاعت مقبول ہے اور اُنہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور اُنکے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیر نشان ہونگے علیہم الصلوٰۃ والسلام حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے۔ بندۂ ضعیف اپنے رب لطیف کے لطف کا اُمیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا۔ جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہیں، گویا وہ بیدینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے اُسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اُسکے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اُس کا حشر زیر نشان سید الانبیاء صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے نقاہے صحیح دلیلیں لایا جنمیں کوئی علت نہیں اور بزاوار ہے کہ اُسکے حق میں کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سن لو یہ ہنرگار فاضل ستھرا کامل ہے پھیلوں کا معتمد اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولانا مولوی حضرت محمد احمد رضا خاں ہے اللہ اُسکے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اُسکی درازی عمر سے نفع بخشے اللہ ایسا ہی کرے کچھ شک نہیں

کہ یہ طائفہ صراحۃً دلیلوں کو جھٹلاتے ہیں تو ان پر کفر کا حکم لگایا جائیگا تو سلطان اسلام پر
دکھائے اس سے دین کی تائید کرے اور اسکی تیغ عدل سے سرکشوں بد مذہبوں مضلوں کی
گردنیں توڑے جیسے یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے ذبح کے بیدین ہیں، واجب ہے
کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور انکے اقوال و افعال کی قباحتوں سے لوگوں
کو بچائے اور اس شریعت روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جسکی روشنی
ایسی ہے کہ اسکی رات بھی دن ہو رہی ہے اور اسکا دن بھی روشنی میں اسکی شب کی طرح
ہے تو ایسی شریعت سے کون بہکے مگر جو ہلاک ہونا نیز سلطان اسلام پر واجب ہے
کہ ان لوگوں کو سخت سزا دے یہانتک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہ ہلاکت کے
چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ کریں تو انکی جڑ کاٹنے
کے لئے اللہ اکبر کا نعرہ کرے۔ اسلئے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور ان افضل
باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جسکا اہتمام رکھا ہے
اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو
ان میں سے ایک شخص کا قتل ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت
زیادہ سخت تر ہے اسلئے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اسکا انجام برا ہے
تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں، فقیروں اور نیک
لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دل میں یہ کھلے فاسد عقیدے اور بری بدعتیں بھری ہوتی
ہیں تو عوام تو ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جسکو انہوں نے خوب بنایا ہے اور ان کا باطن جو
ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اس پر
مطلع ہی نہیں ہوتے اسلئے کہ وہ قرائن جن سے اسکا باطن پہچانا جائے ان تک ان کی
رسائی نہیں تو ان کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اسکے سبب انہیں
اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بدمذہبیاں اور صریح کفر ان سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں۔

اور حق سمجھ کر اُسکے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ اُنکے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اس فسادِ عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عالم کو ایسوں میں سے ایک کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے۔ تو اُسکا کیا حال ہے جو اللہ عزوجل و نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجۂ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے۔ تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اُسی سے فریاد ہے الٰہی چیزوں کی حقیقت واقع کے مطابق دکھا اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اسکے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخشے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے رب خالق کے امیدوار معانی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ



حرم شریف اور مکہ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے اللہ اُن دونوں کے گناہ بخشے اور اُس کا مددگار و معین ہو حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا۔

تقریظ عالم باعمل فاضلِ کامل مولٰنا محمد بن یوسف خیاط۔ اللہ اُنہیں راہِ راست پر قائم رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

خاص اللہ ہی کے لئے حمد ہے اور درود و سلام اُن پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو پایا جائے ان اقسام میں سے۔ جن کا حال حضرت فاضل مؤلف احمد رضا خاں نے کہ اللہ اُسکی کوشش قبول کرے۔ اِس رسالے میں

نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجہ کے اچنبے کی ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہونگی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اُن شہروں میں یہاں کے عالم دین اسلام کی مدد نہیں کرتے اسلئے کہ وہ خود مسلمان نہیں ہر مسلمان پر اُن سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور انکے فساد کی جڑ اکھیڑے اُس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اُسے بجالائے۔ جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا اللہ انکی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدا ہے۔ واللہ اعلم۔ راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط



تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد بافضل اللہ سب چھوٹوں بڑوں پر اُن کا فیض رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور اُن پر جو ہمارے لئے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافعہ کرے اُسے دُور ہانکنے کو اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر شل قائم کئے ہوئے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جسکی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ہو تو وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے! وہ وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہم والا

بلند منزل والا حضرت مؤلف کتاب نے کہ جسکا نام اُس نے المعتمد المستند رکھا اور اُس میں بدبو کافروں گمراہوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے جن کو دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں اور وہ امام احمد رضا خاں ہے اُس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تفتیش کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سرداران کفر و بدمذہبی و گمراہی کے نام بیان کئے مع اُن فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کرکے کھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک اُن پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی۔ تو اللہ اُسکی کوشش قبول کرے اور بیدینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لئے یقینی حجتوں سے اُسکی مدد کرے۔ صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرمالے سارے جہاں کے پروردگار اسے لکھا اپنے رب کے عفو و فضل کے اُمیدوار محمد صالح بن محمد بافضل نے



تقریظ فاضل کامل نیک خصائل صاحب فیض یزدانی مولٰنا حضرت عبد الکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم اُسی کی مدد چاہتے ہیں

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر حمد و صلاۃ کے بعد معلوم کہ یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گئے جیسے آٹے میں سے بال جیسا نبی امین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور جیسے کہ اس رسالہ مسطورہ کے مصنف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطان اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے اُنکا قتل واجب ہے۔ بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو اُن پر اور

اُن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت اور جو اُنہیں اُنکی بداطواریوں پر مخذول کرے اُس پر اللہ کی رحمت و برکت اُسے سمجھ لو اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُنکے آل و اصحاب سب پر مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبدالکریم دمشقی

عبدالکریم الناجی

تقریظ اُنکی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی پئے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جنکو تو نے اپنے حسبِ ادعمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار اُنہوں نے اپنے دوشِ ہمت پر اُٹھائے تھے ادا کر دئے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش و عنایت سے مدد نہ فرماتا الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرو دے اور قسمتِ فضل میں اُن کے ساتھ حصہ دے اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں اُن پر جنکو تو نے اپنے احکام سکھلائے اور علوم دئے اور جامع و مختصر کلمے دئے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روزِ قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اُن عظیم نعمتوں سے جنکے میدانِ شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت برکتِ تمام عالم اگلے کرم والوں کے بقیہ و یادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمیٰ بہ احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان مبتدعین گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے۔ جیسے تیر نشانے سے اسلئے کہ کوئی عقل والا ان لوگوں کے مرتد و گمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے۔ اور حسبِ مراد اُسے بھلائیاں دے

ایساہی کرصدقہ انکی وجاہت کا جوامین ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لکھا اسے کرمین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی خامت گناہ کے گرفتار مسجدالحرام میں طالبان علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے اللہ اُسکی اور اُسکے والدین اور اُستادوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے اے اللہ ایسا کر۔

تقریظ اُن فاضل کی جو دلائل ودعاوی کے حاوی ہیں روکنے والے باز رکھنے والے سب بُطلیوں سے مولٰنا حضرت حامد احمد محمد جداوی تہر بخش بن گراں کے شر سے محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند وبالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص سے کے مکان اور مخلوقات وممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورت منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے اُن کا علم زیادہ وسیع اور حُسنِ صورت وحُسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل ہیں کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرمادیا۔ تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہوچکا ہے جو رفیع و بلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہوچکی ہیں۔ ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبداللہ کہ وہ احمد ہیں جنکی بشارت یگانہ ویکتا مسیح بن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالیٰ اُن پر اور تمام انبیاء ومرسلین اور حضور کے آل واصحاب اور انکے پیروؤں اور جو اہلسنت وجماعت کہ نکوئی کے ساتھ اُنکی پیروی کریں سب پر درود بھیجے یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ سُن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ اُنکی دشمنوں پر نیزوں اور نبالوں

اور قلموں کو اُنکے سینوں میں بحالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے قرآن پڑھتے
ہیں اُنکے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں سُنلو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیانکار
ہیں بعد حمد و صلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ المعتمد المستند کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اُسے خالص سونے کا
ڈھلا پایا اور موتیوں اور یاقوت و جواہر سبکی لڑیوں سے ایک ہار ہے جسے کمال بنانیوالے ہاتھوں سے فائدہ بخشیں اور صواب نیکی
لڑی میں اُسے گوندھا جو حضرت علامہ عالم باعمل ہے فاضل تجربہ کار وسیع شہرت کامل سند مجدد ہے مقبول پسندیدہ
جسکی باتیں اور کلام سب سُتھرے وہ مولانا حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُنکی زندگی سے بہرہ یاب
اور کرے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اُسکے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اُسکی
اصل حق کی حجت قاطعہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جسکی زینت لکھنے سے اقوال باطلہ کا کھو ہے شبہات اہل کجی کی
اندھیریوں کا مٹانے گھٹانے والا یہانتک کہ اسکی روشنی سے مخالف قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکہ مصنف اُنکا وہ اپنی
اس صنف میں عطر ہے اور حجاب راہِ حق پانے والی ہے اسلئے کہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی گندگیوں میں
تھڑا یعنی ان کفری عقائد نجسیا کی نجاستوں میں بھرا ہو وہ اسی لائق ہو گا کہ اُسے کافر کہا جائے اور اُس سے ہر شخص
یہانتک کہ کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے اسلئے کہ وہ کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے ورنہ ایسے عقیدوں والا
بڑے لوگوں میں ہے بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اُسے بچائے اور اُسکی تعظیم نہ کرے
کیونکہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے تو اُسکا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت اچھی طرح
اُس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر توبہ کر لے تو فبہا ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو انہیں
قتل کرے اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیجکر اُنسے لڑے اور اُنکا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے سنتے ہو قلم بھی
ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک سینو اور کفری بدمذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے۔ اور
شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے اور حق سبحانہ فرماتا ہے جو
ہماری راہ میں کوشش کرینگے اُنہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائینگے اور بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے پاکی
ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے اِن لوگوں کے اقوال سے اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا کو جو
سارے جہان کا مالک ہے ۔

محمد حامد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ تاج مفتیان چراغ اہلِ اتقان مدینۂ باامن وصفا میں سردارانِ حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سُنت کے مددگار مولٰنا مفتی تاج الدین الیاس ہمیشہ اللہ تعالےٰ اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اسکے کہ ہمیں راہ حق دِکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش۔ بیشک تیری ہی بخشش ہے۔ اے رب ہمارے ہم اسپر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسُول کے پیرو ہوئے۔ تو ہمیں بھی گواہانِ حق میں لکھ لے پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے۔ اور ہم پر نازل ہے تیرے احسان ہیں تیری ذات وصفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم

و مخالف تیری آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تونے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی اور تُو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور تونے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسُولوں کے خاتم ہیں. ہمارے سردار محمد بن عبداللہ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کردیں اور بلند و غالب حجتوں والے اور باقی درخشندہ معجزوں والے تو ہم اُن پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کی. اور اُن کی تعظیم کی اور اُن کے دین کی مدد کی تیرے ہی لئے حمد ہے جس طرح واجب ہے. اور جمال والی تعریف اس پر کہ تونے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے رب ہمارے درود و سلام بھیج اُن پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتلانے والے ایسی درود جو اُس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج اُن پر اور اُن کے آل اور علاقہ والوں پر اور ہر زمانے میں انکی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو اُن سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکو کاروں کو ملیں اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں بعد حمد و صلاۃ میں مطلع ہوا اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولٰے فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں. اللہ عزوجل اسکے ثواب کو بسیار کرے اور اُس کا انجام خیر کرے. اُن گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور وہ گمراہ فرقے جو زندیقوں بیدینوں میں سے ہیں اور اُس پر جو اُن کے حق میں اپنی کتاب المعتمد المستند میں فتوے دیا. تو میں نے اُسے پایا. کہ اس باب میں یکتا ہے. اور اپنی حقانیت میں کھرا. تو اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے اور اُس کی عمر میں برکت دے. یہاں تک کہ اُس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے مٹا دے. اور اُمت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے.



اے اللہ ایسا ہی کر۔ راقم فقیر محمد تاج الدین
ابن مرحوم مصطفےٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ غفرلہ

تقریظ عمدۃ العلماء افضل الافاضل حق بات کے بڑے کہہ دینے والے
اگرچہ کسی پر سخت وگراں گزرے سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام
مستفیدین کے مرجع وماویٰ فاضل ربانی مولٰنا عثمٰن بن عبد السلام
داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ایک اللہ کو ساری خوبیاں بعد حمد وصلاۃ بیشک میں اس روشن رسالے اور ظاہر و واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں نے بیشک اس گروہ خارج از دین کافر فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کیلئے فریاد رسی کی تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں ظاہر کیں پس انکے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر بیچ دلچہ کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالے کا دامن پکڑلے۔ جسے مصنف نے بنو دہی لکھدیا۔ تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن دسکوب دلیل پائیگا۔ خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھولدینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین کون ہے۔ جسے وہابیہ کہا جاتا ہے۔ اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے۔ اور دین سے دوسرا نکلنے والا شانِ الوہیت و رسالت کا گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اخر علی تھانوی اور جو انکی چال چلا اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے شفا دی۔ اور کفایت کی

اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند میں بکمال جبر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں
کیونکہ اُن پر وبال اور خرابیٔ حال لازم ہو چکی ہے اسلئے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں
وہ اور جو اُن کی چال پر ہے اللہ انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں. اللہ تعالے
حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر دے اور اُس میں اور اُس کی اولاد میں برکت
رکھے اور اُسے اُن میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے



لکھا اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج عثمٰن بن عبد السلام داغستانی
سابق مفتی مدینہ منورہ عفا اللہ عنہ

تقریظ فاضل کامل نہایت روشن فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی سیّد شریف سردار مولنا سیّد احمد جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُسکی برکتیں اور اُسکی تائید اور اُس کی مدد اور اُس
کی رضا سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اہلسنت وجماعت کو قیام قیامت تک معزز کیا
اور صلاۃ وسلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا
بھروسا ہے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ چشم عالم کی پتلی ہیں. جن کا کمال
وجلال وشرف وفضل متحقق ودائم ہے اہل علم اور اہل عقل اور اہل کشف سب کے نزدیک
جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ اپنے جس بندے کی
زبان پر چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے. جن کی حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں
یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے. کہ عالم ایسے وقت
اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں

سب کی لعنت ہے اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل جنکا فرمان ہے کیا تم بدکار کی بُرائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانینگے بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو کہ لوگ اُس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہزبن حکیم انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی اور اُن کے آل واصحاب اور سب پیرووں پر کہ اہلِ سنّت وجماعت مقلدین ائمہ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے اس سوال کا مضمون بغور تمام دیکھا۔ جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اُسے درازیٔ عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ ہولناک باتیں جو اِن بُری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں۔ اور جو ان شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا۔ توبہ لینے کے بعد سلطان اسلام کے لئے اُس کا خون حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُنکی زبان چبا ڈالی جائے اور اُنکے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انہوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ اور اپنے استاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اُس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ اور سلاطین وحکام جنکے ہاتھ کو جزاد سزا میں کشادہ کیا ہے۔ اُن سب پر فرض ہے کہ اِن لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کریں علما زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور ذہن اُن کی تکلیفوں سے راحت پائیں۔ سُن لو۔ اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی اِن شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے۔ تو عوام پر فرض ہے کہ اُن کے میل جول سے بالکل احتراز کریں۔ کہ خدا کی قسم اِن سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز انہیں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ

نہ کرینگے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دیگا۔ کہ اُس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بُلالے اور ہمیں حُسنِ نیّت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادمِ علما و فقرا حرمِ سیّد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سُنّی بند ہوا اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے۔ حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا +



تقریظ معظمِ علما و مکرمِ اہلِ کرم خزانہ علوم و کانِ فہوم علما میں صاحبِ پیری آسمان سے توفیق یافتہ صاحبِ فیضِ ملکوت مولٰنا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مددِ الٰہی سے اُنکی تایید کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک اور درود و سلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک حمد و صلاۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریریں جو بات اس مقام میں قرار پائی وہی حق واضح ہے جسکا اعتقاد با جماع علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا اللہ تعالیٰ ابتک مسلمانوں کو اُس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اُسی طرف رجوع و بازگشت ہے۔ اس لئے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن خربوتی نے



تقریظ نور روشن لوح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت و دلائل خوبی و فضائل نکوئی محمود مہتدی مولٰنا سید محمد سعید شیخ الدلائل اُن کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ کے لئے وہ حمد ہے جس سے سب ارمان نکلیں مُرادیں آسان ہوں وہ حمد جسکی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُسکے دامن کی پناہ لیں اور وہ درود وسلام کہ پے در پے آتے رہیں جبتک صبح وشام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنکی رسالت سے آسمان وزمین چمک اُٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُنکی پناہ لیگا اور اُنکی آل پر جنھوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل اور اُنکی باتیں اور اُنکے کام سب حفظ کئے تو وہ اپنے پچھلوں کے لئے دین میں پیشوا ہیں۔ اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کے ساتھ محافظت مخصوص ہوئی جس طرح اُن کا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ غالب رہیگا یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئیگا کہ وہ غالب ہونگے حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جسکی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اُسے نہایت تیز فہم علما کے مدد دی۔ تو جب شبہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ تو اس طریقہ سے شریعت مطہرہ تغیر وتبدیل سے محفوظ ہو گئی۔ قرناً فقرناً اعلےٰ درجے کے کامل علما بہ رکھنے والوں کے ہاتھوں میں اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم

دیکئے علیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اُس نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اُن کمی والے مرتدوں کا خوب کھرا رد کیا جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو آسے اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ سلم اور اُن کی آل پر درود و سلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے۔ اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے



اللہ تعالیٰ اُسکی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے

تقریظ فاضل جلیل عالم عقیل شعاع آفتاب روشنی ماہتاب والے مولٰنا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیش خوشگوار سرسبز و شاداب میں رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا اور درود و سلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیروں پر قیامت تک حمد و صلاۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا۔ اُس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان و معرفت والا۔ اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ماہر اسرار اُستاد دین کا نشان و ستون اور فائدہ دینے والے کا معتمد پشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالےٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اُس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا۔ مطلبوں کا پورا کرنے والا۔ مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا رد کرنے والا۔ جس میں ہر صادر و وارد کے لئے آب شیریں ہے جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کر دیا اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ کر کے اُنھیں جڑ سے کاٹ دیا۔ دلیلوں کی روشنی اور

حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ تو
اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اسلام
و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب پورا کرے ؎

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دُعا کے اُمیدوار محمد بن احمد العمری
نے حرم نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔



تقریظ محکم سید شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عز و شرف مستغنی عن المدح
حضرت مولٰنا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ اللہ تعالےٰ
اُس سختی کے دِن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لئے حمد ہے
تجھ سے تیری ہی طرف اور درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں۔ اور
اُن کے آل و اصحاب پر کہ اُمت کے رہنما ہیں جبتک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف
جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو حمد و صلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن
مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کُن کے میدان میں نگاہ
کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے صواب و ہدایت کی پوشاک جمال و جلال میں نازکرتا پایا
کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لئے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اسلئے کہ
وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے اس رسالے نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جنکی
باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جنکی حقیقتوں کے پانے میں

قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اُسکی تصنیف ہے جو علامہ امام ہی تیز ذہن بالامت ہے خبردار صاحب عقل صاحب وجاہت جلالت سے یکتائے دہر و زمانہ و حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہ تمام اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثواب عظیم عطا فرمائے۔ اور مجھے اور اُسے حسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حسن خاتمہ روزی کرے اُنکے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام



تحریر تاریخ ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سرور عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں علم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

تقریظ فاضل کامل العقل یکے از مردان میدان علم پاکیزہ ستھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت مولٰنا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح اُنہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا۔ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اسپر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتلاتے ہیں اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری اُمت سے ایک گروہ قیام قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ دین الٰہی پر بشدت قائم رہے گا۔ اُنہیں نقصان نہ دیگا۔ جو اُن کا خلاف کریگا۔ اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُنکے صحابہ پر جنہوں نے

دین کو مضبوط کیا بعد حمد و صلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اُس پر جو تحریر کیا اِس عالم علامہ نے کہ کمال اور اک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کرے جناب حضرت احمد رضا خاں اُس خلاصہ میں جو اُسکی کتاب معتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اُسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لئے ہے خوبی اُس کے مصنف کی بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دُور کردیا و اللہ اور اُس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔ کہا اسے بشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سُنی اشعری ہے اور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمتگار



عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی اور نصیحت قبول کرنے کے لئے اُن کے سینے کھول دئے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے۔ اور دِلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے اور درود و سلام اُن پر جن کو اللہ تعالےٰ نے سارے جہان کے لئے رحمت بھیجا۔ اور اُن پر اپنی واضح کتاب اُتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا تو اُسے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا جنکی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں۔

اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔ اور نکوئی کے ساتھ اُن کے پیروؤں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو اِن کے مقلد ہیں حمد و صلاۃ کے بعد میں نے اپنی نظر کو جولاں دیا حضرت علامۂ علامہ کے رسالہ میں جو مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا ہے۔ اور اُن میں ہر منطوق و مفہوم کا اپنی توضیح شافی و تقریر کافی سے ظاہر کر دینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جس کا نام المعتمد المستند ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اُس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اس میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ اُن کے رد میں مَیں نے اُسے شافی و کافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبٹھی اور اشرفعلی تھانوی تو ان لوگوں سے جبکہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضل مؤلف نے ذکر کیں قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا اور رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی کا شانِ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں۔ اور جو قتل کا اختیار رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ ان کو سزائے موت دیں۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں علم کا خادم ہے۔



تقریظ فاضل کامل عالم باعمل بدوں کی بُرائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم میں اُن کو چھپائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں خدا کو اور درود و سلام خدا کے رسول اور انکے آل و اصحاب اور انکے سب دین ستون کا

حمد وصلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اُس پر جو لکھا علامہ اُستاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن سا والا نام آور ہے یعنی حضرت احمد رضا خاں تو میں نے اُسے پایا عقلمندوں کے لئے سحر جلال اور ہر صواب سے الگ جلنے والے زہر چڑھے ہوئے کے لئے تریاق اور بیشک اُسکی بات سچی ہے اور اُسکی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اُنہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اُسکی طبیعت ثانیہ ہو جائے تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے اُسے لکھا گناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب دیداوی عفی عنہ نے



تقریظ ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری و ساری ہے اللہ عزّ وجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلّی فرمائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود و سلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر اور اُن پر جنہوں نے اُن کی گفتار و کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل و اصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر حمد و صلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا۔ جو کجی والے کافروں گمراہوں کے رَدّ میں ہے۔ جسے عالم فاضل انسانِ کامل علامہ محقق فہامہ تق

حضرت جناب احمد رضا خاں نے تالیف کیا ہٰذا اُس کا حال اور کام اچھا کرے الٰہی ایسا ہی کر تو میں نے اُسے پایا کہ اُن کجرووں بیدینوں کے رَدْ میں شافی وکافی ہے۔ جنہوں نے خود اللہ عزوجل اور ربّ العلمین کے رسول پر زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مُونہوں سے اللہ کا نور بجھادیں اور اللہ نہ مانیگا مگر اپنے نور کا پُورا کرنا۔ پڑے بُرا مانا کریں کافر یہ لوگ وہ ہیں جن کے دِلوں پر اللہ تعالیٰ نے مُہر کردی اور یہ لوگ اپنی خواہشِ نفسانی کے پیچھے ہیں اور اللہ نے اُنہیں حق سے بہرا کردیا۔ اور اُن کی آنکھیں پھوڑدیں اور شیطان نے اُن کی نظروں میں اُن کے کام اچھے کر دکھلائے تو اُنہیں راہِ حق سے روک دیا۔ کہ وہ ہدایت نہیں پاتے اور اب جانا چاہتے ہیں کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائینگے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور وصحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے مؤلف کو اس بہترینِ اُمت سے نہایت کامل جزاء عطا فرمائے اور اُسے اور جتنے لوگ اُسکی پناہ میں ہیں۔ اُنہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے سنت کو قوت

دے اور بدعت کو ڈھائے اور اُمتِ محمد صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اُسکا نفع ہمیشہ رکھے اے

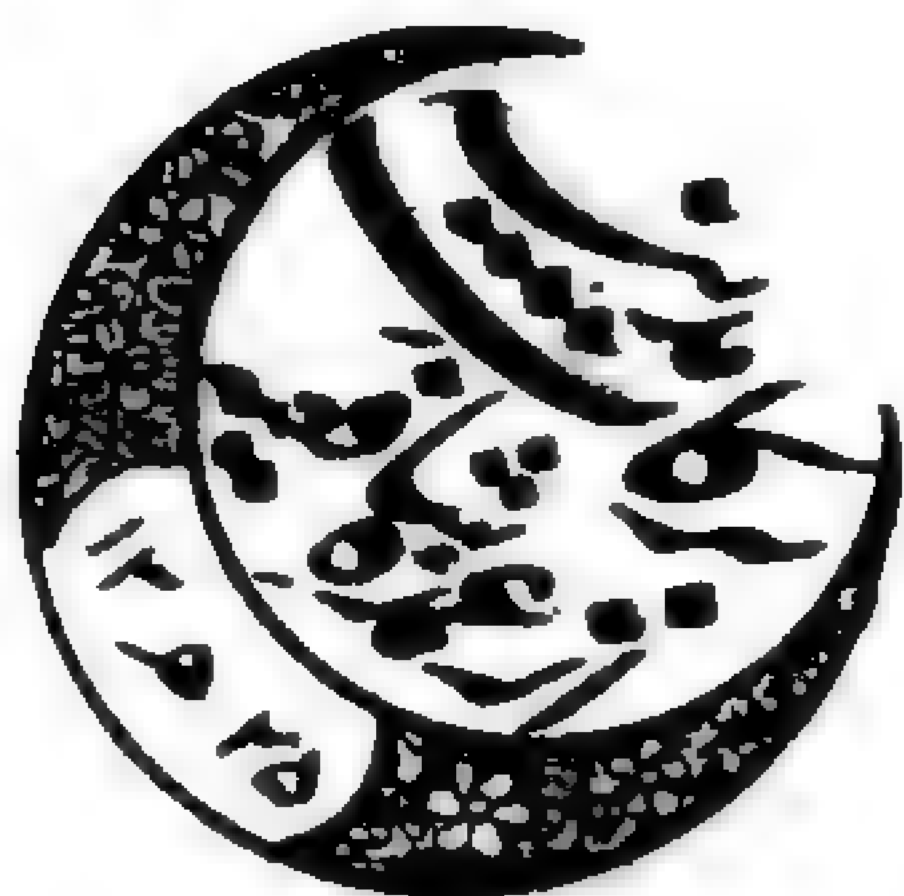
اللہ ایسا ہی کر اسے لکھا اللہ عزّوجل

خالقِ عالم کے محتاج محمد بن سوسی

خیاری نے کہ علم حدیث

کا خادم ہے





تقریظ جامع علوم نقلیہ و اصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب و نسب
آبا و اجداد سے وارثِ علم و شرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز
ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولٰنا سید شریف احمد برزنجی
اُن کا فیض ہر سیاہ و سفید کو شامل ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمالِ ذاتی و صفاتی لازم ہے وہ جسکی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُسکی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُسکی ذات شریک و مشابہ سے بلند و بالا ہے تو کوئی چیز اُس جیسی نہیں وہی سنتا اور دیکھتا اُسکا کلام قدیم سچ و خالص یقین ہے، اور اُسکا قول حق و باطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح حق ہے اور سب سے بہتر درود و سلام اور سب سے کامل تر رحمت و برکت و تعظیم ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنکو اُنکے رب نے تمام جہان سے چُن لیا

اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور اُن پر قرآن عظیم اُتارا جسکی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے سراہے گئے کا اُتارا ہوا اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیئے جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں۔ ذات میں بھی صفات میں بھی اور عقل و علم و عمل میں بلا خوف تمام جہان سے کامل تر ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرما دیا ہیں نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا۔ تو قیامِ قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اور انکی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مددِ الٰہی نے دشمنوں پر کھلی تایید فرمائی۔ یہاں تک کہ وُہی غالب ہوئے۔ حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے۔ سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ علم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہے اے علامہ کمال ماہر مشہور و مشہر صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین علمائے اہلِ سنت و جماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اُسکی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا۔ تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اُسکے سبب آپنے مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹا دی اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمۂ دین کی خیر خواہی کی اور آپنے اُس میں حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا۔ اور اس میں آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ کہ دین خیر خواہی ہے تو آپ کی تحریر اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے پسند آیا۔ کہ اُسکی جولانگاہ میں مَیں بھی اُسکا ساتھ دوں اور اُسکے بیانِ روشن کے میدان میں بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنفِ رسالہ کا شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصّہ میں جو اُس نے اپنے لئے واجب کر لیا۔ اور اُس اجر اور عمدہ ثواب میں

جو اللہ عزوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کیئے۔ کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے اپنے افضل ہونے کا دعوے کرتا ہے اور اسکے سوا اور باطل باتیں جنہیں سنتے ہی کان پھینکدیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرت کریں تو وہ اُن باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور بلا شبہ دجالوں میں کا ایک ہے اللہ تعالیٰ نہ اُس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول نہ فرض نہ نفل اسلیئے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا۔ جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اور اللہ اور اُسکے رسول اور اُسکی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ اور اُسکے عذاب سے ڈرے اور اُسکی رحمت اور ثواب کا اُمیدوار ہو کہ اُس سے اور اُسکے گروہ سے پرہیز کرے اور اُس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے اسواسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کرجانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے اور جو کوئی اُسکی باطل باتوں میں اسے کسی بات پر دامنی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُسکی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اسلیئے کہ دین سے بالضرورۃ متیقن ہے۔ اور تمام اُمت اسلام کا اول سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُنکے زمانہ میں کسی شخص کے لیئے نئی نبوت ممکن نہ اُن کے بعد اور جو اس کا دعاکرے وہ بے شبہ کافر ہے اور رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا کہنا کہ اگر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے۔ بلکہ اگر حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو۔ تو اُس سے خاتمیت محمدیہ میں کوئی فرق نہ آئیگا الخ تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے۔ وہ

باجماع علمائے اُمت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک زیاں کار اور ان لوگوں پر اور جو کسی اس بات پر راضی ہوا۔ اُس پر اللہ کا غضب اور اُسکی لعنت ہے قیامت تک اگر تائب نہ ہوں آور وہ جو طائفۂ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جسکا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔ اللہ نہایت بلند ہے۔ اُن کی باتوں سے تو کوئی شبہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل مانے کافر ہے اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں اور جو اُسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اُس کا شریک ہے کہ اللہ عزوجل سے وقوع کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیا ومرسلین پر اُتاری گئیں کہ اس سے لازم آئیگا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے۔ جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ ان میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحت ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے ساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یُوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُسپر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو اُتارا گیا ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اُسپر جو کچھ عطا کئے گئے۔ موسیٰ اور عیسٰے اور جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیئے گئے۔ ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اُسکے حضور گردن رکھے ہوتے ہیں تو یہ یہود ونصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں۔ تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ تجھے اُن کے شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سننے اور جاننے والا۔ اور اس لئے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحٰنہٗ وتعالیٰ سے وقوع کذب ماننا اللہ تعالےٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا

اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر اُن کی تصدیق فرمائی کسی شئے کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم نہ آئیگا اسلئے کہ اللہ عزوجل نے جو انبیاء علیہم السلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی۔ وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے اِرکہ اظہارِ معجزہ فعلِ الٰہی ہے اور رسولوں کا اللہ عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جُدا ہو گئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اسکی توضیح کی اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلۂ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و برتر اور بہت بلند ہے۔ اس کی سند لی ہے۔ کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخشدے اور عذاب نہ کرے انکی یہ سند باطل ہے اسلئے کہ ہر آیت یا نصِ شرعی کہ بعض گنہگاروں کیلئے کسی وعید پر مشتمل ہو اگرچہ وعید اُس آیت یا نص میں بظاہر مطلق ہی چھوڑی گئی ہو تو بالجملہ وہ حقیقۃً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزوجل خود فرماتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہیگا بخشدیگا۔ اگر اللہ عزوجل کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اس مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک صفت بسیط ہے تو اُس میں قید و مقید ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جنمیں کبھی جُدائی نہیں اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو اس میں از آنجا کہ آیات متعدد و جُدا جُدا ہیں قید و اطلاق الگ الگ ہو نگے مگر نہیں جو مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اُصول کا قاعدہ ہے۔ اِن وجوہ کے ہوتے ہوئے کسطرح متصور ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ عزوجل کے کذب کا قول خلف وعید جائز ماننے والوں پر لازم آئے اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے اِن لوگوں کی باتوں پر اور وہ جو رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے۔ کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا

دو وجہ سے کفر ہے ایک یہ کہ اس میں اسکی تصریح ہے کہ ابلیس کا علم زائد ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور یہ صاف صاف حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس گھٹانے والا کافر ہے۔ اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔ اور وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا کہ آپکی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے، یا کُل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے تو اُس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق اسلئے کہ اس میں رشید احمد کے اس قول سے بھی زیادہ رسُول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالےٰ کے غضب اور لعنت کا موجب تو یہ لوگ اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں۔ کہ اے نبی! اِن سے فرمادے۔ کیا اللہ اور اُسکی آیتوں اور اُس کے رسُول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد یہ حکم ہے ان فرقوں اور ان شخصوں کا اگر اُن سے یہ فضیع باتیں ثابت ہوں۔ تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانہ وسیع جنت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سو رانس وجان پر درود بھیجے ۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے آسکے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے



تقریظ فاضل نامور جو کشور فہم میں مثل حاکم ہیں اور سلطانِ علم کے لئے بجائے وزیر مولنا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اُندلسی مدنی تونسی اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

حمد اُس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دِل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُسکی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے اور اللہ تعالےٰ درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چُنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مستحق ہے۔ اور اُن کے آل و اصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں۔ جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں دفع ہو جائیں۔ یہ سب حضورِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہینگے۔ حمد و صلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالہ پُر نور میں اُن فرقوں کی رُسوائیاں اور اُنکی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا

آراستہ کیا اور اُن میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور طرح طرح کے کفر اُنکے لئے گھڑے تو وہ اُن میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں۔ یہانتک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے اور اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چُنے ہوئے ہیں جن پر یہ خطاب اُترا کہ بیشک تم عظیم خلق پر ہو نیز میں نے وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے اُن باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینکدیا اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں میں سارے کہ وہ تباہ و برباد گئیں۔ جن کا نام نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصاً وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان وطن پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں بعنوانِ علمائے مشاہیر نے جو متحیر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے۔ ہمارے شیخ اور اُستاذ سید احمد برزنجی شریف اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اُنہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے کے لئے کیا کہنے کے لئے رہ گیا ہے کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائیگا یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائیگی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیزگامی سے دور ہوں اور رہنے اُمید کی کہ ان مردان میدان کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنہوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی اور اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے اور میں اُسی سے مدد چاہتا ہوں تمہیدِ اُستاذ مذکور کی پیروی کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اُن سب کے اجر دو چند کرے اُس تنقیح میں جو اُنہوں نے تلخیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصل بیان

کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فروں کا قواعد شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا اُنکے محل اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمالے سرولیعوں نے اُن جوابوں میں کر دِکھلائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے نہ اُس میں شک وشبہ کو راہ ہے اور میرا مقصود صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص سناؤں جن سے تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کردیں اور اللہ ہدایت کا مالک ہے امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اسکے مثل کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اُسکا خون حلال امام ابن القاسم نے فرمایا. جو نبی بنے اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا اور ابوالمودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اُسے پسند کیا کہ سلطان اسلام ایسے شخص کو بے توبہ لئے قتل کر دے. جبکہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جبکہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اُس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے. اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رفیع میں بدگوئی کرے. یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں یا حضور کو بُرا کہنے اور تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا بتلانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے ان سب کا حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام اُنہیں قتل کرے ابو بکر بن المنذر نے کہا. کہ عام علما کا اجماع ہے کہ جو کسی نبی یا فرشتے کی تنقیصِ شان کرے اُسے سزائے موت دی جائیگی. اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں. اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے. یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اُس پر عذاب الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام امت کے نزدیک اُسکا

حکم سزائے موت ہے اور جو اُسکے کافر اور معذّب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔
اور امام مالک کے نصوص جو اُن سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور
مطرف وغیرہم نے روایت کئے اُن سے عمدہ ترین کتب مذہب مثل کتاب ابن سحنون اور
مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں۔ کہ جو بُرا کہے یا عیب لگائے
یا حضور کی تنقیصِ شان کرے اُسکا حکم یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل کر دیگا اور اُس سے
توبہ نہ لیگا چاہے مسلمان ہو یا کافر امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم
میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جو بات لازم ہے اُسکا انکار کرے
جس میں اُن کا نقصِ شان ہو جیسے اُنکے مرتبہ یا شرف نسب یا وفور علم یا زہد میں سے
کچھ گھٹائے۔ تو اُس کا حکم بھی پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطانِ اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف
قتل کرے پھر فرمایا معلوم رہے کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیص
شانِ اقدس کرنے والے کے بارے میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ
اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی اُسکا قتل کیا جانا بربنائے سزا ہے نہ بربنائے کفر
کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حقوق العباد سے متعلق ہے اُسکی سزا توبہ سے بھی زائل
نہیں ہوتی، ولہٰذا اُسکی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا معافی مانگنا اور رجوع کرنا اُسے
نفع نہ دیگا۔ خواہ اُس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی یا قبل اس کے قابسی نے
کہا کہ تنقیصِ شان کرنے پر قتل کیا جائیگا اگرچہ توبہ ظاہر کرے۔ اس لئے کہ یہ سزا ہے
اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے کہا امام ابن سحنون نے کہا اُسکی توبہ اُس سے قتل کو دفع
نہ کریگی۔ یہ حکام کے یہاں ہے۔ ہاں وہ معاملہ جو خاص اُسکا اور اللہ کے درمیان ہے۔
اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے اور امام عیاض نے اُسکی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ہے اور اُن کے ذریعے اُنکی اُمت کا توبہ اُسے ساقط نہ کریگی
جیسے بندوں کے اور حقوق۔ اور علامہ خلیل نے ان سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا

کہا اگر کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے۔ یا عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت کرے۔ یا اُسکے مرتبہ یا علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے یا اُسکی طرف وہ بات نسبت کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائیگا۔ اور توبہ نہ لی جائیگی شارحین نے کہا حاکم کا صرف بر بنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے مکر جائے۔ کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ بربنائے کفر قتل کریگا۔ اور امام قاضی عیاض نے کلماتِ کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ بھی کافر ہے جو امورِ شریعت میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز مانے چاہے اپنے زعم میں اس میں کسی مصلحت کا اِدعا کرے یا نہیں تو وہ باجماع اُمت کافر ہے۔ ایسے ہی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا اِدعا کرے یا اپنی نبوت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوت کسب سے مل سکتی ہے علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنے کا دعوےٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب کافر ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں اسلئے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ تمام جہان کے لئے بھیجے گئے اور تمام اُمت نے اجماع کیا۔ کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے نہ اسمیں کوئی تاویل ہے۔ نہ تخصیص تو ان سب طائفوں کے کفر میں اصلا شک نہیں یقین کی رو سے اور اجماع کی رُو سے اور قرآن و حدیث کی رُو سے ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ہے

یہ فضل خاص سوء کونین کو دیا بعثت کو انکی عام کیا انکی فرع پاک		حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل کیا زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک ہی تھا	

اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں، اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے ساری اُمت کو
گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں
اُسکے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتائے
امام مالک نے بروایت ابن حبیب و ابن سحنون اور ابن القاسم و ابن الماجشون و ابن
عبدالحکم و اصبغ و سحنون نے اُسکے حق میں جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کسی کو
بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے موت دی جائے اور اُس سے
توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام کے اعتقادات توحید و ایمان و وحی کے بارے میں ہمیشہ پاک و منزہ ہوتے
ہیں اور وہ اس باب میں غلط و خطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ ان امور کے سوا اُن کے
باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم الیقین سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ
وہ تمام امور دین و دُنیا کی معرفت و علم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں نیز
فرمایا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کا اور جو کچھ
ہونیوالا ہے سب کو اور یہ وہ سمندر ہے جس کی گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اسکا عظیم پانی کھینچا
جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں اور جنکی خبر
بالتواتر ہمکو پہنچی ہے اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب
نہیں جانتا اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ ان آیات میں نفی اسکی
ہے۔ کہ حضور کا بغیر بتلائے غیب کو جاننا رہا خدا کے بتلانے سے حضور کا غیب کو جاننا تو
یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ
رسولوں کے قاضی عضدالدین نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل و کذب
ممکن نہیں علامہ دوانی نے اُسکی شرح میں کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو
سند لے اُسکے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں اُن شرطوں سے مشروط ہیں۔ جو اُن

آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ الغرض جملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے ان شرطوں کے ساتھ وعید ہے۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنیٰ قضیہ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وعفو ومعافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اُس حالت میں اُس پر عذاب ہوگا۔ تو ان شروط عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اس سے کذب لازم نہیں آتا بلکہ یہ کہا جائے کہ اُن آیات سے مراد وعید وتخویف کا انشا فرمانا ہے۔ نہ حقیقۃً خبر دینا تو کذب کا اصلا دخل نہیں امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیص شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ اُنہوں نے فرمایا کیا وہ رب جسکی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے بندے ہیں اور اُسکے پوجنے والے ہی نہ ہوئے الشرنبلی نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی۔ اور اسمیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیا اور یہ کہ فقہائے عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سُنکر غضبناک ہوئے اور فرمایا امیر المؤمنین جب نبی کی تنقیص شان کی جائے تو پھر اُمت کی زندگی کیسی جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائیگا اور جو صحابہ کو بُرا کہے اُسکے لئے کوڑے ہیں اللہ تعالےٰ اچھی پیروی دیکر احسان فرمائے۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے مقرر فرمائی ہیں۔ اُن سے ہمیں نجات بخشے۔ اُن کا صدقہ جو بیشی اور قیام کے دن شفاعت قبول کئے گئے اور انبیاء ورسل کے ختم کرنیوالے ہیں اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود وسلام اور اُن کے آل واصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور

قیامت تک اُنکے پیروؤں پراسے لکھا اُس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج۔ بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے جسکے آباواجداد شہر اندلس کے اہل ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ

تقریظ اُن کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھہرے اور غور کیا! اور مدارک علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے فیض قوی سے عطا دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو اور درود و سلام اُن پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے آل و اصحاب و پیروان و گروہ پر حمد و صلاۃ کے بعد جبکہ ثابت و متحقق ہوا جو اُنکی طرف نسبت کیا گیا وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور انکے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں بیان ہوا۔ تو بیشک یہ اُنکے کفر پر حکم کرتا ہے۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا اُنکو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم یہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے نفرت دلائی جائے۔ منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں تاکہ اُنکے شر کا مادہ جل جائے اور اُنکے کفر کی جڑ کٹ جائے اس خوف سے کہ کہیں اُنکی گمراہی کی رُوح اسلامی دنیا کی طرف سرایت کرے وہ جنہے ثبوت و تحقیق کی قید اسلئے لگادی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور اسکے راستے دشوار گزار ہیں ہمارے سردار علمائے تکفیر اُسوقت چلے ہیں جبکہ نور ثبوت پایا اور ائمہ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر سے اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جسمیں آنکھیں پھر کر رہ جائینگی۔ اور اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے آل و اصحاب پر اسکے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے۔

عبد القادر توفیق الشلبی

فہرست تقاریظ

حضور سید عالم محبوب رب العٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں

تمہیدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین خاتم النبیین محمد وّاٰلہٖ واصحٰبہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین بالتبجیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر السیآت کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ؕ[1]

" اے نبی ! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو ! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو "۔

مسلمانو ! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے :

اوّل یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو ! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم کارآمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفعِ اعتراضات کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے، لکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ بظاہری تعظیم ہوئی۔ دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے، سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادتِ الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر از انجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابلِ قبول بارگاہِ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل

---

[1] پ ۲۶ ع ۹ سورہ فتح

ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۔ "جو کچھ اعمال انہوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دئیے" ایسوں ہی کو فرماتا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ۔ تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً۔ عمل کریں، مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں، کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۠ ۝ [1]

"اے نبی: تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے۔ اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دیگا، اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمن احد کم حتی اکون

---

[1] پ ۱۰ ع ۹ ۔ سورہ التوبہ۔

احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین " تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بھائیو! خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ؀

" کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی "

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پہ تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح

سورۃ ۲۰ [illegible]

طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی تمہارے حافظ تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں، کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے، عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو۔ دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔ دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

”تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ رہیں گے ان میں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں سنتا ہے، اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔“

اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے، مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ روح القدس

سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ ۳۔ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ ۴۔ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔ ۵۔ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں۔ ۶۔ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔ ۷۔ یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کر دے تو واللہ کہ مفت پائیں، پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن کریم کی عادت کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ [1]

"اے ایمان والو! اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں اور وہی لوگ ستمگار ہیں۔"

اور فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الٰی قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ

---

[1] پ ۱۰ ع ۹ سورہ التوبہ۔

بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ہ (الی قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ہ [1]

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی راہ سے بھٹکا، تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے قیامت کے دن تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔"

اور فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ہ

"جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ ان ہی میں سے ہے، بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔"

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اس آیۂ کریمہ نے بالکل تصفیہ فرما دیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے، ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا، اور وہ کوڑا بھی، یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجیے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہ [3]

---

[1] و [2] پ ۲۸ ع ۷، سورہ الممتحنہ۔ [3] پ ۱۰ ع ۱۴، سورہ التوبہ۔

"وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

اور فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا۔ لہ

"بیشک جو لوگ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اللہ عزوجل ایذاء سے پاک ہے اسے کون ایذاء دے سکتا ہے مگر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذاء فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے۔

۱۔ وہ ظالم ہے۔ ۲۔ گمراہ ہے۔ ۳۔ کافر ہے۔ ۴۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۵۔ وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا۔ ۶۔ اس نے اللہ واحد قہار کو ایذاء دی۔ ۷۔ اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ

اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدارا ذرا انصاف کر، وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترکِ علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو، جنت مقام ہو، اللہ والوں میں شمار ہو، مرادیں ملیں، خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو، آخرت میں خوار ہو، خدا کو ایذاء دے، خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ۔ کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا؟

لہ پ۲۲ ع ۴، سورہ الاحزاب۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے!

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں، میں بے خبر نہیں، تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تمہارے اقوال سن رہا ہوں، تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں، دیکھو بے پروائی نہ کرو، پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو، اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ضد سے کام نہ لو، دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے، اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں، دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، بے اس کی رحمت کے کہیں نباہ نہیں، دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا، عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے ان کی عظمت ان کی محبت مدار ایمان ہے قرآنِ مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلاً ابد الآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلاً عذاب شدید سے رہائی نہ ہوگی گستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں اپنی بھگت رہے ہوں گے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں، پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضبِ جبار و عذابِ نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے۔ للہ للہ ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سوا سب اِن واں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم، ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بنا رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا

کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اس نے ابلیسِ لعین

کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ اقدس پر نہ بڑھایا گیا وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وسعتِ علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعتِ علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو خود اسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہوگی اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اسے چھوڑیئے اور کسی معظم سے کہہ دیکھئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ دیکھئے! ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں، ضرور ہے اور بالیقین ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وسعتِ علم کو نص سے ثابت مان کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وسعتِ علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا۔ مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ ابلیس لعین کو! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ ان کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو! کیا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ

جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے!

مسلمان! مسلمان! اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی! تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ، کیا اس نالائق ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے؟ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود ان ہی بدگویوں سے پوچھ! دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں، پیرجیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سُوّر کو ہے، تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتے کو ہے، تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلّو، گدھے، کتے، سؤر کے ہمسر، دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں، قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں، پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسر شان ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو، کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گذری ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ حاش للہ! حاش للہ! کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے، پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے؟ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ انتہی۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا، کیا اس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً رد و ابطال نہ کر دیا، دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ

عَظِیْمًا ۴

"اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے"

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ ۱ "بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے" اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۲ "ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی" اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۳ "ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا" وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم، جس کا ہر حیوان پائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مراد ہیں، اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہٰی۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں، مسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل و علا

---

۱ پ۱۳ ع۲ سورہ یوسف۔ ۲ پ۲۶ ع۱۹ سورۃ الذّٰریٰت۔ ۳ پ۱۵ ع۲۰ سورۃ الکہف۔
۴ پ۵ ع۱۴ سورۃ النساء۔

کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا مسلمانو! جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے، اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کرے، باطل بتائے، پس پشت ڈالے، زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو کیا جواب؟ ہاں ان بدگویوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی، خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملا چنیں چناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کتے سور کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع و اذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے، دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً اُلّو، گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا، اس کی وجہ کیا ہے؟ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو اُلّو، گدھے، کتے، سور سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ ان سب کو عالم و فاضل و چنیں و چناں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو، گدھے، کتے، سور سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سور میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ فقط

مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہٖ تعالیٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جابجا کیسا رد و باطل کر دیا مسلمانو! خاص اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو، ان پر خود ان کے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں:

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۔ [1]

"اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لئے پھیلا رکھے ہیں، بہت سے جن اور آدمی ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے، وہ چوپائیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔"

اور فرماتا ہے:

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۔ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۔ [2]

"بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے، بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں۔"

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے، ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کر دی، آپ تو دو پلئے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے، تو یوں پوچھئے تمہارے استادوں پیروں، ملانوں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟ آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپایوں

---

[1] پ۹ ع ۱۲، سورۃ الاعراف۔ [2] پ۱۹ ع ۲، سورۃ الفرقان۔

کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں، جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی مزید کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝[1]

مسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پر نور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے، پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃً بالقصد رب العزت عز جلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔ خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہئے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے، جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہٰذا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہئے یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا معنیٰ گنہگار بھی نہ کہو۔ کیا جس نے یہ سب تو اس مکذب خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنیٰ اقرار کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلۂ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہہ دیا کہ وقوعِ کذب کے معنیٰ درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا، کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے؟ مسلمانو! خدارا انصاف! ایمان نام کاہے کا تھا تصدیقِ الٰہی کا، تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے؟ تکذیب کے کیا معنیٰ ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوتے؟ ان میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا

[1] پ ۲۹ ع ۱۷، سورہ القلم۔

بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اس کی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا، اس کے کلام کو اس کا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا، اس سے وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے، غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کرسکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے، واحد قہار جبار عز جلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا ہرگز اللہ و رسول اللہ جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں ان کی حمایت نہ کرنے دیگا تم کو ان سے گھن آئے گی نہ کہ ان کی پچ کرو، اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہمل و بیہودہ تاویل گڑھو، للہ انصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد، پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے، شائع کرے۔ کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کرکے اس سے بدستور صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غیرت، انسانی حمیت، ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے، اس کے سائے سے دور بھاگو گے، اس کا نام سنکر غیظ لاؤ گے جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے، اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے، پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلہ میں، اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے، ماں باپ کی محبت وحمایت کو اللہ و رسول کی محبت وخدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ وجدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے مسلمانو! تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البیانات

کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآنِ عظیم میں تمہارے سکھانے کو قومِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (الی قولہ تعالیٰ) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ [1]

"بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی، جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ، بیشک ضرور ان میں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو، اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔"

یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی اور کھول کر کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہے ہیں، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل وعلا وتبارک وتعالیٰ۔

---

[1] پ ۲۸ ع ۷، سورہ الممتحنۃ۔

یہ تو قرآنِ عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں۔ اوّل بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں عذرِ اول فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے، اس کا جواب تو قرآنِ عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرما دیا کہ غضبِ الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذرِ دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں، اس کا جواب؟

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے:

اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝[1]

"بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد، تو کیا تم دھیان نہیں کرتے؟"

اور فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝[2]

"وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بُری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔"

---

[1] پ ۲۵ ع ۱۹، سورہ الجاثیہ۔ [2] پ ۲۸ ع ۱۰، سورہ الجمعہ۔

اور فرماتا ہے :

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ عہ

"انھیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا، وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ یہ شاید لوگ سوچیں، کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔"

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے، دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو، جواب ملے گا لیس من یعلم کمن لا یعلم "جاننے والے اور انجان برابر نہیں"۔[1]

---

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ میں انس سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا ۱۲ منہ عہ پ۹ ع ۱۳، سورہ الاعراف۔

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے، نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی، اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے علماء، پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم۔ بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا؟ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضورؐ کا نور کہ پیشانی آدم علیہ السلام میں رکھا گیا، اسے سجدہ نہ کیا، اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اس کے شاگردانِ رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں؛ قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی بھائیو کروڑ کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو، اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا، صلی اللہ علیہ وسلم، آمین۔

ؐ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۲ ص ۵۵۴ زیر قولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا ان الملٰئکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی جبھۃ آدم۔ تفسیر نیشاپوری ج ۳ ص، سجود الملٰئکۃ لآدم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان فی جبھتہ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا ۱۲ منہ

فرقۂ دوم

معاندین و دشمنانِ دین کہ خود انکار ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کرکے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا و رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغواء تلبیس و شیوۂ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔ **مکر اوّل** اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ "جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ لیا جنت میں جائے گا" پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیۂ کریمہ الٓمّٓ ؕ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرما رہا ہے نیز:

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ لے

" یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا "

اور فرماتا ہے :

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ؕ ٢ے

" منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں "

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد، کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجبِ اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافئ اسلام نہ صادر ہو، بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ٣ے

" خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے "

ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے

لے [illegible] ٢ے [illegible] المنافقون ٣ے پ ۱۰ ع ۱۶ سورہ التوبہ

روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھیگا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے:

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ه لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ط[1]

"اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔"

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔

انه قال فی قوله تعالیٰ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی كذا وما يدريه بالغيب۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟"

---

[1] پ ۱۰ ع ۱۴، سورہ التوبہ۔

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ اور تفسیر درِ منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالٰی نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالٰی نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شانِ نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائلِ علم غیب میں بفضلہٖ تعالٰی[1] بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالٰی شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علما[2] کے خلاف ہے لیکن روزِ ازل سے روزِ آخر تک کا ماکان ومایکون اللہ تعالٰی کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں، کروڑویں حصے کو بلکہ بوند کو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ

---

[1] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہٖ تعالٰی چار رسالے ہیں، ازاحۃ العیب بسیف الغیب، النجاء الکامل، ابراء المجنون، میل الہداۃ، جن میں پہلا ان شاء اللہ تعالٰی مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہٖ تعالٰی اس کے بعد وباللہ التوفیق ۱۲

[2] اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض المکیہ لمحب الدولۃ المکیہ میں ملاحظہ ہوگا، ان شاء اللہ تعالٰی۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے غیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور ان شاء اللہ العظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے۔ اس فرقۂ باطلہ کا **مکرِ دوم** یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لا نکفر احدا من اھل القبلۃ۔ ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے۔ مسلمانو! اس مکرِ خبیث میں ان لوگوں نے نِری کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا ع

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز۔ اولاً اس مکر کا جواب :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓىٕكَةِ وَالنَّبِیّٖنَ ۔[1]

"اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھاں کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔"

دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں۔ اور فرماتا ہے :

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۔[2]

"وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے

---

[1] پ ۲ ع ۶، سورۃ البقرہ۔ [2] پ ۱۰ ع ۱۳، سورۃ التوبہ۔

دل سے۔"

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے، فقط قبلہ کیسا، قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین و ایمان سرورِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانبِ قبلہ نماز پڑھتے تھے، اور فرماتا ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ [1]

"پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم پتے کی بات صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے، اور اگر قول و اقرار کرکے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، ان کی قسمیں کچھ نہیں، شاید وہ باز آئیں۔"

دیکھو نماز و زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ [2]

"کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنیئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو

---

[1] پ ۱۰ ع ۸ - سورہ التوبہ۔
[2] پ ۵ ع ۴ سورہ النساء۔

اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سنئے اور ہمیں مہلت دیجیے تو ان کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم"۔

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت میں حاضر ہوتے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنیے، آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنَا کہتے جس کا ایک پہلو تو ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مراد مخفی رکھتے رعونت والا اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلو دار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجیے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سنی صالح ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہم شنیع کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرت امام پر سخت افترا و اتہام، امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :۔

صفاته تعالیٰ فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة فمن قال انها مخلوقة او محدثة او وقف فیها او شك فیها فهو کافر بالله تعالیٰ۔

"اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ تو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر

نیز امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیہ میں فرماتے ہیں :۔

من قال بان کلام اللہ تعالیٰ مخلوق فهو کافر باللہ العظیم۔

"جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔"

شرح فقہ اکبر میں ہے:۔

قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رأیی ورأیہ علی ان من قال بخلق القرآن فھو کافر وصح ھذا القول ایضاً عن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ۔

"امام فخر الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلقِ قرآن میں مناظرہ کیا۔ میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔"

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع و اتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و کرامیہ و روافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے۔ نفسِ مسئلہ کا جزئیہ یجیے امام مذہبِ حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں:

ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ۔

"جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے

نکاح سے نکل گئی "

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیصِ شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا، سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاحِ ائمہ میں اہلِ قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاوی خیریہ وغیرہا میں ہے:

اجمع المسلمون ان شاتمه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ومن شك فی عذابه وكفره كفر۔

"تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے "

مجمع الانہر و درمختار میں ہے:

واللفظ له الكافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته مطلقا ومن شك فی عذابه وكفره كفر۔

"جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے "

الحمد للہ! یہ نفسِ مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

فی المواقف لا یکفر اهل القبلة الا فیما فیه انکار ما علم مجیئه بالضرورة او المجمع علیه کاستحلال المحرمات ه ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز

تکفیر اھل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی فان اللہ تعالٰی ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وبعضھم قالوا انہ اِلٰہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمؤمنین وھٰذا ھو المراد بقولہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من صلّٰی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک مسلم اھ مختصرًا۔

"یعنی مواقف میں ہے کہ اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہلِ قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالٰی نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔"

یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے اسی میں ہے:

اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا علی ما ھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الاجسام وعلم اللہ تعالٰی بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذٰلک من المسائل المہمات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم ونفی الحشر او نفی علمہ

سبحانہ بالجزئیات لایکون من اھل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ انہ لایکفر مالم یوجد شیئ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شیئ من موجباتہ۔

"یعنی جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا، اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات وجزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے ان کی مانند ہیں، تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلِ سنت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اس سے صادر نہ ہو۔"

امامِ اجل سیدی عبدالعزیز بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالےٰ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں :۔

ان غلا فیہ رای فی ھواہ حتی وجب اکفارہ بہ لایعتبر وفاقہ ایضا لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشھود لھا بالعصمۃ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلما لان الامۃ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المؤمنین وھو کافر وان کان لایدری انہ کافر۔

"یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان

کو کافر نہ جانے۔"

ردالمحتار میں ہے:

لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کما فی شرح التحریر۔

"یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔"

کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالامال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے و ذلک ان الکفر بعضه اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامتِ تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت و مجرا مقصود ہو نہ عبادت اور محض[1] تحیت فی نفسہٖ کفر نہیں ولہٰذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے، گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا امثال بت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کہ فی نفسہٖ کفر ہے جس میں کوئی احتمالِ اسلام نہیں۔ اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجدِ صنم کی توبہ باجماعِ امت مقبول ہے مگر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] شرح مواقف میں ہے سجوده لها یدل بظاهره انه لیس بمصدق و نحن نحکم بالظاهر فلذا حکمنا بعدم ایمانه لا لان عدم السجود لغیر الله دخل فی حقیقة الایمان حتی لو علم انه لم یسجد لها علی سبیل التعظیم واعتقاد الالهیة بل سجد لها وقلبه مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفره فیما بینه وبین الله وان اجری علیه حکم الکفر فی الظاهر اھ ۱۲ منہ

کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمۂ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولیٰ خسرو صاحب درر و غرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشباہ و النظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا بیدان تحقیق المسئلۃ فی الفتاوی الرضویہ اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صادق دل سے ہے تو عند اللہ مقبول ہے، کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنائیں کہ آخر تو توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا مسلمان ہو جاؤ گے، جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے۔ اس قدر پر اجماع ہے کما فی رد المحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس فرقۂ بے دین کا تیسرا مکر یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہئے۔

اوّلاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر و ضعیف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے سنکھ پھونکے گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔ یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سوا دہریے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو، تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجودِ خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلام اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت

نار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اوپر گزریں کافی و وافی ہیں جنہیں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکمِ تکفیر فرما دیا۔ کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ "وہ مسلمان ہو کر اس کلمے کے سبب کافر ہو گئے"۔ کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ "بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد" حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جائیں، صرف ایک کلمہ پر حکمِ کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرۂ اسلام کو تنگ کر دیا، کلمہ گویوں اہلِ قبلہ کو دھکے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَا تَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ کرنے دیا، نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچر یا ندوہ یا کچہریان کے ہم خیال کسی کسیح الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ۔

رابعاً اس مکر کا جواب :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ [1]

"تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو، تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے، اور اللہ تمہارے کوتکوں سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ بیچ کر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی

---

[1] پ ۱ ع ۱۰، سورہ البقرہ۔

عذاب ہلکا ہو، نہ ان کو مدد پہنچے۔"

کلامِ الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآنِ عظیم فرمارہا ہے، کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنیٰ؛ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآنِ عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اٹھایا، انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے یہ خصلت یہود یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ "یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں" تحریف تبدیل کرکے کچھ کا کچھ بنالیا، فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے۔ حاشا للہ! بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔ ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑجائے، سب پیشاب ہوجائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب طیب طاہر ہوجائے گا۔ حاشا کہ فقہا، تو فقہا، کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے! بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہوجائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے۔ اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

۱۔ عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے۔ یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ ۲۔ عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں، ان کے بتانے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۔ ۳۔ عمرو نجومی ہے۔ ۴۔ رمال ہے۔ ۵۔ سامدرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے ۶۔ کوے وغیرہ کی آواز، حشرات الارض کے بدن پر گرنے، ۸۔ کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ۹۔ آنکھ یا دیگر اعضا کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے ۱۰۔ پانسہ پھینکتا ہے ۱۱۔ فال دیکھتا ہے ۱۲۔ حاضرات کر کے کوئی عمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے ۱۳۔ مسمریزم جانتا ہے ۱۴۔ جادو کی میز ۱۵۔ پلینچٹ کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے ۱۶۔ قیافہ داں ہے ۱۷۔ علم زائچہ سے واقف ہے۔ ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے، یہ سب بھی کفر ہیں۔[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اتی عرافا او کاھنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما نزل علی محمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنه ولاحمد وابی داؤد عنه رضی اللہ تعالی عنه فقد برئ مما نزل علی محمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے۔ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۔ ۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں اس کا علم تمام معلوماتِ الٰہی کو محیط ہو گیا۔ یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو محیط نہیں۔

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔

---

[1] یعنی جن جن کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جاتا ہے جیسا کہ متن کلام میں مذکور ہے

من قال فلان اعلم منه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب (نسیم الریاض)

۲۰۔ جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبعیت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

۲۱۔ عمر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے، یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط وتحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیبِ خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء میں صاف صریح ناقابلِ تاویل وتوجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو، ایسے اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا، اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفاء وبزازیہ، درر وبحر ونہر وفتاویٰ خیریہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہ کتب معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر بیہودہ منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل وتحریف کرتے ہیں وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قد ذکروا ان المسألۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لھا تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی۔

فتاویٰ خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

اذا کانت فی المسألۃ وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی و القاضی ان یمیل الی ذلک الوجہ ولا یفتی بکفرہ تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا ینفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر۔

اسی طرح فتاویٰ بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔ تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے:

لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ فی الجنایۃ و مع الاحتمال لا نہایۃ۔

بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاۃ و سل الحسام وغیرہا میں ہے:

والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن اھ

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا۔ اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق

بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعا کفر نہیں۔ بحرالرائق و ردالمحتار میں ہے:

علم من مسائلهم هنا ان من استحل ما حرمه الله تعالیٰ علی وجه الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظیره ما ذکره القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شیئ فی المستقبل بتجربة امر عادی فهو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغیب والظاهر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم اه زاد فی البحر الا تری انهم قالوا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالاجماع ویعزر کما فی الظهیریة وغیرها ولم یقل احد انه یکفر وکذا فی نظائره اه تو کیونکر ممکن کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمالِ اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالاتِ اسلام موجود ہیں، حکم کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقاتِ عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذاہب و زائل ہوں گے۔ اس کی تحقیق جامع الفصولین و ردالمحتار و حاشیہ علامہ نوح و ملتقط فتاویٰ حجۃ و تاتارخانیہ و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ و سل الحسام وغیرہا کتب میں ہے نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں، وباللہ التوفیق۔ یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں:

جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیها بالجزم بالکفر یکون الکفر فیها محمولا علی ارادة قائلها معنی علله به الکفر واذا لم تکن ارادة قائلها ذلك فلا کفر اه مختصرا۔

"یعنی کتبِ فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے

کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔

ضروری تنبیہ

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں۔ اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں۔ مبرم و معلق۔ جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ اللّٰهُ ای امر اللہ۔ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل کر لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفا شریف میں ہے ادعاءہ التاویل فی لفظ صراح لایقبل "صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا" شرح شفا قاری میں ہے ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ "ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے"۔ نسیم الریاض میں ہے لایلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا "ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی"۔ فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم مرید بہ من پیغام می برم یکفر "یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا" یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فاحفظ۔

مکر چہارم انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں ہے اور آخر ہے کیا یہ در بطن قائل، اس مکر کے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے کہ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ "خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہو کر پیچھے کافر ہو گئے"۔

ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں[1] جن میں یہ کلماتِ کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض[2] دو دو بار چھپیں، مدتہا مدت سے علمائے اہلِ سنت نے ان کے رد چھاپے، مواخذے کئے، وہ فتوٰے[3] جس میں اللہ تعالٰی کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتبِ دشنامیاں گیا تھا سرکارِ مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے، یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتوٰی اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوٰے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوٰے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوٰی کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلِ سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتوٰی اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتوٰی کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بلاحد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھیے مگر اس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار

---

[1] یعنی براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس و کتب قادیانی وغیرہ ۱۲ [2] جیسے براہین قاطعہ و حفظ الایمان ۱۲ [3] یعنی فتوائے گنگوہی صاحب ۱۲ کاتب عفی عنہ

ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجئے تو وہی کے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی ۱۵ رجمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ و اتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ رسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ حیا دے۔

مکر پنجم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ۔

"جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ"

رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید

اور بلحاظ کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَہَا عِوَجًا، راہ خدا سے روکنا، ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا، مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا، پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے

گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الٰہ آبادی مرحوم مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیۂ کریمہ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افتراء اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ[1] ٭

" جھوٹے افتراء وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے "

اور فرماتا ہے :

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ[2] ٭

" ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر "

مسلمانو! اس مکر سخیف و کید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت دکھاتے ہو کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو!

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

---

[1] پ ۱۴ ع ۱۹، سورہ النحل۔ [2] پ ۳ ع ۱۴، سورہ آل عمران۔

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔[1]

"جب ثبوت نہ لا سکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں"

مسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا انہی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا و رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یوہیں بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گڑھت کا ثبوت ہی کیا وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ۔ ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔[2]

"لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو"

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہٖ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بےشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہمہ اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح، دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ

---

[1] پ۱۸ ع۸، سورہ النور۔ [2] پ۲۰ ع۱، سورہ النمل۔

السلامۃ وفیہ السلامۃ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقلامت

ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس میں نصوصِ جلیلۂ قرآن مجید واحادیث صحیحہ وتصریحاتِ ائمہ سے بحوالہ صفحات کتبِ معتمدہ اس پر ستر وجہ بلکہ زائد سے لزومِ کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقامِ احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کفِ لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ ومختار ومناسب واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ثالثاً سل السیوف الہندیہ علیٰ کفریات بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہِ قاہرہ لزومِ کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱، ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکمِ کفر وشرک سنتے ہیں، بایں ہمہ نہ شدتِ غضب ودامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوتِ انتقام حرکت میں آتی، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصراً۔

رابعاً ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قولِ متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے۔

خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکانِ کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزومِ کفر ثابت کر کے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۹۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ

حاشا للہ حاشا للہ ہزار ہزار بار حاشش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکمِ اسلام کے لیئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ۔

مسلمانو مسلمانو تمہیں اپنا دین و ایمان اور روزِ قیامت وحضور بارگاہِ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا، کتنی بے حیائی، کیسا ظلم، کتنی گھنونی ناپاک بات، مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذا لم تستحیِ فاصنع ما شئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر ع

بیحیا باش وآنچہ خواہی کن

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیشِ نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی، واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے

سلہ گنگوہی وانبیٹھی اور ان کے اذناب دیوبندی ۱۲

زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکمِ اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔ یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی دشناموں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاشا للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی؟ جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت تھی اب پیدا ہوئی؟ حاشا للہ مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا و رسول ہے، جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی، یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا، غایت احتیاط سے کام لیا حتی کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین و دشنام دہی رب العلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ من شك فی عذابه و کفره فقد کفر "جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے" اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا و ذلك جزاء الظّٰلمین ۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝[۲]

" کہہ دو کہ آیا حق اور مٹا باطل، باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا "

اور فرماتا ہے :

لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ج قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ[۳]

---

[۱] جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے تھے یکبارگی وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک قیام میں شریک اہلِ السلام ہوتے تھے ۔

[۲] پ ۱۵ ع ۹، سورہ بنی اسرائیل

"دین میں کچھ جبر نہیں حق راہ صاف جدا ہو گئی ہے گمراہی سے"۔

یہاں چار مرحلے تھے: ۱۔ جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا مردود اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا۔ ۲۔ اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ۳۔ جو انہیں کافر نہ کہے، جو ان کا پاس لحاظ رکھے، جو ان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان ہی میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے، قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ ۴۔ جو عذر و مکر جہال و ضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا و پادر ہوا ہیں۔ یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بدرجۂ اعلیٰ واضح و روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآنِ عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیئے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادتِ سرمدی، دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے، جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا، باقی ہر ایک رب العزت کے اختیار ہے۔ بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مہرِ دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مہرِ علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہو گا لہذا اپنے عام بھائیوں کی زیادتِ اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیانِ عظام کے حضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائدِ اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیشِ نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ مبین احکام و تصدیقاتِ اعلام جلوہ گر، الٰہی! اسلامی بھائیوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا، آمین، آمین، آمین۔

له پ۳ ع ۲، سورۃ البقرہ ۱۰

مکتبۂ نبویہ • گنج بخش روڈ • لاہور